رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲

نمبر ۴۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰ عہ
روساء و جاگیرداران سے " ۱۲ عہ
عام خریداران سے " ۵ عہ
" " ششماہی ۳ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۹۔ اگست سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
صوت قادیان دہلی میں - - - - ص۳
نئے نبی کا نیا الہام - - - - ص۵
ختم نبوت و قادیانی امت - - - ص۵
امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال ص۶
ایک سوال کا جواب - - - - ص۶
سردار دو عالم کا خلق عظیم - - - ص۹
مختصر حالات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے ص۱۳ . متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ . اشتہارات - ص۱۶ تا ۲۰

67539

دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ

(از منشی محمد شریف صاحب منشی فاضل ضلع لائلپور)

صبا لے چل مجھے سوئے محمدؐ
معطر ہوگیا سب باغ عالم
مشرف ہوگا دیدار خدا سے
منور کردیا سارے جہاں کو
سعادت مند ہیں اس میں نہاتے
ہوئے اغیار بھی جس سے مسخر
ہوا نابود دیو کفر و الحاد
ہوئی دنیا سے پنہاں ظلمت کفر
ہے بیشک اس کا جنت میں ٹھکانا
دعا مانگ اے شریف ہر دم خدا سے

ہے دل میں خواہش کوئے محمدؐ
ہے پھیلی چار سو بوئے محمدؐ
کہ دیکھا جس نے یاں روئے محمدؐ
بہت پُر نور تھا روئے محمدؐ
رواں ہے دہر میں جوئے محمدؐ
وہ پُر تاثیر تھی خوئے محمدؐ
چلا جب تیر ابروئے محمدؐ
عیاں جب ہوگیا روئے محمدؐ
ہوا جو عاشق خوئے محمدؐ
دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ سائز ۲۹×۲۲/۴ ضخامت ۸۰۱

انتخاب الاخبار

مقامی حالات کئی دنوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی بہت بڑھ گئی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ۲-۳ اگست کو قریب صبح کے اچھی بارش ہوئی۔ خصوصاً ۴ اگست کو تو موسلا دھار بارش ہوئی۔ ہوا بھی مرطوب ہے۔ موسم بھی قدرِ خوشگوار ہے۔

لاہور و پنجاب و ہندوستان لاہور میں اب بالکل امن وامان ہے۔ ۲۔ اگست سے کرفیو آرڈر (حکم مانع ۸ بجے شام سے ۴ بجے صبح تک) منسوخ کردیا گیا ہے۔ شہر میں کاروبار بدستور جاری ہے۔

—— مسمی محمد رفیق کو جس کے خلاف گذشتہ ایام میں ایک سکھ کے قتل کے الزام میں مقدمہ دائر تھا سشن جج لاہور نے دس سال قید بامشقت کی سزا دی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ دریائے جہلم میں طغیانی آنے سے ضلع جہلم کی بہت سی فصلیں تباہ ہوگئی ہیں دو نعشیں بھی پانی میں تیرتی ہوئی برآمد ہوئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت مویشی بھی نذرِ آب ہوگئے ہیں۔

—— سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخوپورہ سانگلہ ہل کے قریب ریلوے لائن عبور کر رہے تھے کہ کار ریلوے ٹرین سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی مگر موصوف مع دیگر ساتھیوں کے بال بال بچ گئے۔

—— پشاور میں قماربازوں کی دو جماعتوں میں فساد ہوجانے سے دو آدمی ہلاک اور تین شدید مجروح ہوگئے ہیں۔

—— ہفتہ مختتمہ ۳ اگست کو ہندوستان سے ۷ لاکھ ۷۶ ہزار ۶۳۷ روپے کا سونا بمبئی سے ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ہندوستان سے ۲۰۰ ارب ۳۷ کروڑ ۹۶ لاکھ ۶۳ ہزار ۱۲۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے (نتیجہ۔ بہت سے کاروبار کی بندش ہوگئی ہے)

—— سشن جج کلکتہ کی جان لینے کی سازش کے سلسلہ میں پولیس نے سات بنگالیوں کو گرفتار کیا ہے۔

—— کلکتہ کے ایک آریہ سماجی لیڈر جہاش پنالال سوتے ہوئے چھری سے قتل کئے گئے۔ (کیوں؟ نامعلوم)

—— کلکتہ میں ایک سکھ پولیس کانسٹبل کو ایک بیگناہ کو مارنے کے الزام میں ۸۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

—— کوئٹہ میں سڑکوں کی صفائی کا کام جاری ہوگیا ہے ایک سو سے زائد نعشیں برآمد ہوچکی ہیں۔ ملبہ کو اٹھانے کیلئے ایک لائیٹ ریلوے بنائی جائے گی۔

آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا
کہ

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ جولائی میں اطلاع دیجاچکی ہے ہر خریدار کے نمبر خریداری پر سرخ نشان کرکے پرچہ بھیجدیا گیا تھا اگر وہ نمبر کسی صاحب کو نہ ملا ہو تو جلد طلب کرلیں اور جو حضرات اس پرچہ کو ملاحظہ فرما چکے ہوں وہ

۲۹ اگست سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی تاریخ مذکورہ تک دفتر میں اطلاع بھیجدیں تاکہ

وی پی نہ بھیجا جائے۔ (منیجر)

—— شکارپور کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں کا ایک حلوائی کوئٹہ میں مٹھائی بنایا کرتا تھا۔ زلزلہ آنے سے اس کی دکان گر گئی مگر وہ اندر محفوظ رہا اور مٹھائی وغیرہ کھا کر جیتا رہا۔ اپنی کوشش سے ہی ۴ دن کے بعد باہر زندہ نکلا۔

—— آگرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ رادھا سوامی مت دیال باغ آگرہ کے گورو صاحب جی مہاراج کی زیر صدارت رادھا سوامیوں کا جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ تمام رادھا سوامی یکم ستمبر سے یورپین لباس اختیار کریں۔

ممالک غیر ناروک سٹریٹ لندن میں پیچ کمیل رہے تھے کہ یک لخت تیس سانپ نکل آئے جن کو زندہ پکڑ لیا گیا۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— جرمن کے سائنسدانوں نے عمارتی لکڑی سے کھانڈ تیار کرنا معلوم کرلیا ہے۔ ان کا تجربہ ہے کہ سو ٹن لکڑی سے استی ٹن کھانڈ تیار ہوسکتی ہے۔

—— لندن ۲۔ اگست۔ انڈیا بل پر ہز مجسٹی ملک معظم نے مہر ثبت کردی ہے۔

—— خراسان کے قریب علاقہ چغتائے میں زبردست سیلاب آیا جس سے لاکھوں کروڑوں روپوں کا نقصان ہوا۔ تیس جانیں ضائع ہوئیں اور بیس ہزار مویشی سیلاب میں بہہ گئے۔

—— ایران کے شمالی حصہ میں ژالہ باری سے فصلوں اور عمارتوں کو بہت نقصان پہنچا۔ (اعاذنا اللّٰہ)

—— چین کے علاقہ منچوکاؤ میں یکم اگست کو قیامت خیز سیلاب آنے سے شہر آئننگ اور شنکھا شو ڈوب گئے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک ہزار اشخاص ڈوب گئے ہیں اور دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ جنریرہ نکانوشما کے دریائے یلو میں بھی سیلاب آنے سے بارہ سو افراد ڈوب گئے اور ۴۰ سو مکانات بہہ گئے۔

—— حکومت بلغاریہ نے نیا قانون مرتب کیا ہے جس کی رو سے جملہ سیاسی جماعتیں توڑ دی گئی ہیں پولیٹیکل کنٹ وغیرہ ضبط کرلئے گئے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے حامیوں کو ملک بدر کردیا جائے گا جو لوگ ابھی ایجی ٹیشنوں میں حصہ لیں گے انہیں جرم ثابت ہوجانے پر گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

پیروی صحابیات (منظوم پنجابی) جو حال ہی مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری نے پنجابی زبان میں تالیف فرمائی ہے۔ مسلمات کے لئے بے بہا تحفہ ہے۔ اس میں رسول مقبول صلعم کی بیشمار صحابیوں کے حالات، عبادات، احکام خدا و رسول کی فرمانبرداری مفصل مذکور ہے۔ مسلمانوں کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو یہ کتاب ضرور پڑھانی چاہئے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ ہے۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

(۹۰)

انتقال پر ملال ۔ حاجی عبدالرحمن صاحب سوداگر [illegible] فوت ہوگئے ۔ انا للّٰہ [illegible]

نذ عبادت وسرمایہ سعادت ۔ جس میں عبادت کا فلسفہ عجیب پیرایہ میں لکھا گیا ہے ۔ قیمت ۸ ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۸۔ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

صوت قادیاں دہلی میں

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی عبدالوہاب ساکن دہلی صدر بازار کا دعویٰ تھا کہ میں امام جماعت ہوں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادہ حافظ عبدالستار نے ان کی جانشینی میں بھی دعویٰ کیا بلکہ مزید ترقی کی کہ بغیر میرے ماننے کسی مسلمان کی نجات نہ ہوگی بلکہ واصل جہنم ہوگا کیونکہ میں امام ہوں؛ پس ناظرین بطور اصطلاح کے یاد رکھیں کہ امام اول سے مراد مولوی عبدالوہاب صدری مرحوم اور امام ثانی سے مراد حافظ عبدالستار ابن المرحوم ہیں۔ (مدیر)

اہلحدیث ۲۱ محرم (۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں دہلی کے امام اول اور امام ثانی کی امامت پر بحث تھی۔ اس کا جواب دہلی کے رسالہ صحیفہ میں نکلا ہے مگر جواب ایسا ہے کہ اس کو جواب کہنا معتقدین کو خوش کرنا ہے۔ حقیقت میں ہمارے جواب کی تسلیم ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہم حسب مقولہ ثبت العرش ثم انقش اصل کے بعد فرع کو لیا کرتے ہیں۔ اصل کو چھوڑ کر فرع پر چلے جانا بے اصولا پن ہے۔ ہم نے تفصیل سے بتایا تھا کہ امام شرعی اصطلاح میں چار ہیں۔ (۱) انبیاء کرام (۲) ہادیان اسلام۔ (۳) خلفاء اسلام۔ (۴) نماز میں پیش امام۔ پھر پوچھا تھا کہ دہلی میں ایک صاحب جو آج کل بھی امام جماعت غرباء اہل حدیث اپنے آپ کو کہتے ہیں یا ان کے والد ماجد کہتے تھے۔ ان چار اقسام میں سے کس قسم کے امام ہیں؟ یہ معمولی سوال نہ تھا بلکہ تعیین دعویٰ سے سوال تھا جس کا جواب دینا علم کلام میں ضروری ہے۔ مگر دہلوی امامت کے وکیل (مجیب) نے ہمارے مضمون کو مضحکہ خیز، طفلانہ نکتہ چینی، بے جوڑ، متضاد، لایعنی مضمون وغیرہ کہہ کر اپنے حلقہ اثر کو خوش کر لیا ہوگا۔ لیکن ہمارے سوال کا جواب دیکر اہل علم کی نظر میں سرخرو نہ ہوئے۔ کیونکہ یہ بتانا ضروری تھا کہ چار قسم کے اماموں میں سے آپ کا امام کونسی قسم سے ہے۔ اس لئے حق تو یہ ہے کہ گفتگو ختم کردی جائے تاوقتیکہ تعیین مدعا نہ کریں جواب کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی گلہ ہے کہ مجیب صاحب دہلوی نے ہم پر ناحق بہتان لگایا ہے جو لکھا ہے کہ

> مولانا ثناء اللہ امرتسری تنظیمی فرقہ کی وکالت کرتے ہیں۔ (صحیفہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ صفحہ ۸)

حالانکہ ناظرین اہلحدیث خوب جانتے ہیں کہ ہم کو تنظیمی جماعت (جو سید محمد شریف صاحب کی برائے نام امارت میں منظم ہیں) سے بھی سخت اختلاف تھا کیونکہ ان کی بھی بعض تحریریں غلو تک پہنچی ہوئی تھیں کہ

> "ہمارے امیر کی جو اطاعت نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا"

مگر اب جبکہ انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ:۔

> یہ حدیث ہمارے امیر کے لئے نہیں ہمارا امیر مثل امیر سفر کے ہے جو چاہے ہماری جماعت میں داخل ہو کر کام کرے۔ جو داخل نہ ہو وہ گناہگار نہیں۔ (رسالہ امارت طبع دوم صفحہ ۱۲)

اس روز سے ہم نے ان کو اس وجہ سے مورد عتاب نہیں رکھا۔ ہاں یہ کہنے کا حق ہم کو حاصل ہے کہ اس صورت واقعیہ میں تمہارا اپنے امیر کو امیر صوبہ پنجاب لکھنا غلط بیانی ہے جو ایک مذہبی جماعت سے بعید ہے نیز تمہارا امیر امارت کے بوجھ کا متحمل نہیں چنانچہ تم خود عملاً اور وہ قولاً ہماری رائے سے متفق ہے۔ اس لئے دہلوی مجیب کا یہ کہنا کہ ہم تنظیمی جماعت کے وکیل ہیں سراپا افترا اور بہتک ہے۔ دوسرے یہ بھی افترا ہے کہ کسی دہلوی سوداگر نے ہم سے مضمون لکھوایا ہے (خیر)

ہم نے لکھا تھا کہ امام زادہ دہلوی کا بیان صحیح نہیں کہ بحکم حدیث ہماری جماعت کے امام (ذات خاص) کے حکم کے ماتحت سب کام ہوا کریں یہاں تک کہ وعظ یا مناظرہ بھی ہمارے حکم کے بغیر جائز نہیں (خطبہ امارت صفحہ ۸) ہم نے واقعات صحیحہ سے بتایا تھا کہ آپ کے اول امام مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کے صدر جلسہ کے ماتحت وعظ فرمایا کرتے تھے۔ حکم سے شروع کرتے حکم سے بند ہو جاتے۔ ان کے اس فعل سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے کو خود اس حدیث کا مصداق نہ جانتے تھے۔ اس کا جواب مجیب نے نہیں دیا اور دے بھی نہیں سکتے۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ ہم نے دہلوی آواز کو قادیانی آواز کی مثل کہا تھا کیونکہ جو مضمون قادیانی آواز کا ہے وہی دہلوی کا ہے۔

> یعنی بغیر تسلیم نبوت قادیان یا بغیر تسلیم امامت دہلویہ صدریہ (ہرگز نجات کی صورت نہیں)

اس کے جواب میں مجیب صاحب نے ہم پر سخت الزام لگایا ہے کہ ہم نے عبارت نقل کرنے میں خیانت کی کیونکہ صفحہ ۹ کی عبارت کو صفحہ ۸ سے تعلق تھا جو اہلحدیث چھوڑ گیا چنانچہ قابل مجیب کے الفاظ یہ ہیں:۔

> مولانا صاحب امرتسری نے (خطبہ امارت کے) صفحہ ۸ کی عبارت چھوڑ کر صرف صفحہ ۹ کی عبارت بمصداق لا تقربوا الصلوۃ اپنے ناظرین اہلحدیث

رحمۃ اللعالمین۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانحعمری۔ جلد اول ۶ ۔ دوم ... (۵۹۱)

اہلحدیث کی خدمت میں پیش کی ہے جو بالکل دیانت کے خلاف ہے۔ (صحیفہ ربیع الاول ص۸)

اہلحدیث یہ ایک ایسا الزام ہے جو ہم نے اپنی چالیس سالہ تصنیفی عمر میں اپنے حق میں نہیں سنا۔ اس لئے ہمیں سخت رنج ہوا کہ ہم سے ایسی خیانت کیوں ہوئی جو نہ صرف دیانت کے خلاف ہے بلکہ ہماری اپنی روش کے بھی خلاف ہے۔ ہمیں گمان ہوا کہ ص۸ پر ص۹ کے لئے کوئی ایسی عبارت ہوگی جسکو باصطلاح علماء اصول بیان مغیر کہا جاتا ہے۔ مگر جب اس الزام کے بعد ص۸ کو بغور دیکھا تو ہمارا رنج مبدل بخوشی ہوگیا۔ ہم نے جان لیا کہ ہمارا مواخذہ پنجۂ شیر کی طرح مضبوط ہے جسکو مجیب کی نازک کلائی نہیں کھول سکتی کیوں نہ اسلئے کہ سے

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

ہاں مجیب نے ہماری گرفت کو اپنے ناظرین کے سامنے کمزور دکھانے کو صفحہ ۸ کا بہانہ بنایا ہے۔ چاہئے تھا کہ قابل مجیب خطبۂ امارت کے ص۸ و ۹ کی عبارت کو خود یکجا نقل کرکے سامنے رکھتے تاکہ ان کے ناظرین روشنی میں رائے قائم کرسکتے۔ مگر انہوں نے کسی وجہ سے ایسا نہ کیا تو ہم کیوں اپنے اور ان کے ناظرین کو بے خبری میں رکھیں اس لئے ہم دونوں صفحات کی عبارت متنازعہ نقل کرکے ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ دہلوی امام دوم (حافظ عبدالستار ابن مولوی عبدالوہاب مرحوم) لکھتے ہیں۔

"**ہر شخص کی تبلیغ معتبر نہیں** یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و لیگ اہل حدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتویٰ دے۔ مسلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے چنانچہ فرمان نبوی ہے لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ (ابوداؤد)

جہاں امام جماعت نہ ہو میرے بھائیو! کسی فرد بشر سوداگر یا مسافر کو یہ شرعی اجازت نہیں ہے کہ وہ ایسے شہر یا بستی میں قیام* نہ کرے جہاں امام نہ ہو چنانچہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ بَلَدًا لَيْسَ فِيْهِ سُلْطَانٌ فَلَا يُقِيْمَنَّ بِهٖ (کنز) ہاں اگر آپ (بزعم خود) یہ کہیں کہ ہندوستان کے طول و عرض میں تو امام کا وجود ہی مفقود ہے تو آپ کے اس اعتراض کا جواب بھی آج سے تیرہ سو برس پہلے ہی رسول اللہ صلعم نے فرما کر حکم دیدیا ہے کہ جس شہر یا بستی میں امام نہ ہو تو وہاں کی عیش و عشرت اور اپنی کوٹھیاں و بنگلے چھوڑ کر بجائے فواکہ پھل و لال روٹی و قورمے۔ فرنی بریانیاں وغیرہ کھانے کے بیابان جنگل میں اپنی بقیہ زندگی کے لمحات اس مصیبت سے بسر کیجئے درختوں کے پتے و جڑیں کھائیے۔ حتیٰ کہ اس دار فانی سے کوچ کریں ملاحظہ ہو بخاری۔ مسلم وبروائت صحیح۔ جلدی سے جلدی امام[x] کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہوکر قرآن حدیث کے عامل ہوجائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کف افسوس مل کر هیهات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کردیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا" (خطبہ امارت ص۸ و ۹)

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ ہم نے جو صفحہ ۹ کے حوالے سے لکھا تھا کہ دہلوی امام نجات اخروی اپنی اطاعت پر موقوف رکھتے ہیں جیسے قادیانی نبی اور ان کے اتباع اتباع مرزا پر۔ ہمارا یہ بیان صفحہ ۹ کی بنا پر تھا۔ کیا ص۸ پر اس کے لئے کوئی بیان مغیر یا شرط وغیرہ ہے؟ مہربانی کرکے ایک دفعہ پھر دیکھ جائیے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ص۸ کی عبارت بیان مغیر کیا وہ تو ص۹ کی مؤید ہے۔ پھر ہم نے دیانت کے خلاف کیا یا مجیب نے فہم کو جواب دیا۔

تقاضا آپ کے امام دوم نے جو روائت کنز کے نام سے نقل کی ہے اس کے متعلق آپ سے اور آپکے پیش رو حافظ عبداللہ صاحب روپڑی[x] سے بھی ہمارا تقاضا ہے کہ بقاعدہ محدثین پہلے اسکی تصحیح کریں پھر اس کو پیش کریں ودونہ خرط القتاد۔

ہماری رواداری ملاحظہ کیجئے کہ ہم اس کو روائت بے ثبوت کہہ کر بھی معناً صحیح جانتے ہیں۔

سنئے! اس میں "سلطان" کا لفظ ہے اور سلطان باسیاست بادشاہ کو کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ السلطان ظل اللہ۔ پس روایت مذکورہ کے معنی یہ ہیں کہ جہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہ ہوگی وہاں امن و امان بھی نہ ہوگا اس لئے سفر کرتے ہوئے کسی ایسی بستی میں قیام نہ کیا کرو جہاں کوئی حاکم نہو اگر تمہیں کوئی لوٹ لے تو تم کس سے کہوگے۔ بالکل عاقلانہ پند سود مند ہے۔

نتیجہ دہلوی مدعی امامت نے اور روپڑی مؤید امارت نے اس روائت کو نقل کرکے خوب فیصلہ کیا ہے کہ یہ دونوں صاحب اپنے لئے یا اپنے امیر کے لئے جس امامت کے مثبت ہیں وہ باسیاست سلطان ہے جس کے ہم بھی منکر نہیں اس لئے کھلے لفظوں میں اس کے اظہار کی ضرورت ہے تاکہ منکرین بھی قائل ہوکر مل جائیں۔ دونوں صاحب حوصلہ کریں تو کیا بات ہے سے

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکھے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

لطیفہ غالباً عرصہ ۱۵۔۱۶ سال کا ہوا ہوگا کہ میں شہر بداؤں گیا وہاں سے بھونسی پہنچا سوہاں سنا کہ ایک صاحب زمیندار معمر بزرگ مولوی عبدالقادر (غفر اللہ لہ ان امامت) کہتے ہیں میں امیرالمومنین ہوں۔ میں نے ان سے ملنا چاہا اتنے میں ان کو اپنے گاؤں میں میری خبر پہنچ گئی تو وہ خود ہی تشریف لے آئے۔ آدمی ذی علم حنفی مذہب کے فقیہ تھے۔ میں نے پوچھا کیا آپ امیرالمومنین ہیں۔ فرمایا۔ ہاں مجھے چند لوگوں نے اپنا امیر بنایا ہے اب دو صورتیں مسلمانوں کے سامنے ہیں یا تو مجھے مانیں

x امام ثانی سے پہلے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنی دلیل میں یہ روائت لکھی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو رسالہ امارت ص۲

x صفحہ ۸ ختم آگے صفحہ ۹ شروع۔ (اہلحدیث)

* ایسا ہی مرقوم ہے۔

ہجرت [illegible] ۱۔ آنحضرت صلعم کی بیعت (۵۹۲) [illegible] (بخاری)

یا مجھ میں کوئی عیب بتا کر کسی اور کو بنالیں۔ میں اس بزرگ کی صورت بزرگانہ اور سیرت مخلصانہ دیکھ کر چپ رہا کہ ان کو امارت کا شوق ہے مگر جانتے نہیں کہ

شیر قالین وگراست شیر نیستاں دگراست

حیرت ہے کہ افراد اہل حدیث امامان دین کی تقلید تو چھوڑ بیٹھے تھے مگر مصنوعی اماموں کی اطاعت میں ایسے کیوں منحصر رہ گئے کہ غیر بیعت والوں کی نجات کے بھی قائل نہ رہے یا للعجب وضیعۃ الادب۔

قابل مجیب ہمارے جواب میں کچھ کھسیانے سے ہوکر ہماری غلطیوں کے الاہنے دینے میں مشغول ہو گئے۔ ہمارا تجربہ شاہد ہے کہ کمزور پہلو والے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ مجیب نے ہماری چند اغلاط (بخیال خود) کا اظہار اس لئے کیا ہے کہ ہمارا پرانا قضیہ امرتسری جو مکہ معظمہ میں اعلیٰ امیری مجلس میں طے ہو چکا ہے ناواقفوں کی نگاہ میں پھر تازہ ہو جائے۔ ہم اس قسم کی گفتگو کو دفع الوقتی کیلئے طرح متحمل جان کر رخ نہیں کیا کرتے اگر آئندہ لکھینگے تو بحکم آلغرض ہم اتنا ذکر بھی نہ کریں گے۔

ہمارا مواخذہ سن لو پھر اس کے دفعیہ کے لئے بھر تور کوشش کرو۔ تمہارے دفع اشتباہ کے لئے ایک تنبیہ بتادی ضروری ہے۔ نجات دو قسم پر ہے۔ (۱) ایک نجات دنیاوی تکلیف سے جیسا قرآن کے علاوہ حدیثوں میں دعائیں بکثرت آئی ہیں۔ اللھم نج فلانا فلانا۔ مسلمان گرفتار بدست اعدا تھے ان کو چھڑانے کے لئے دعا مانگی گئی تھی۔

نوٹ | اخبار اہلحدیث سے جتنے ثبوت تنظیم میں نجات حاصل ہونے کے آپ نے نقل کئے ہیں ان سب میں یہی دنیاوی نجات مراد ہے۔ یعنی تفرقوں اور فسادوں سے نجات تنظیم میں ہے۔

(۲) دوسری نجات اخروی جہنم سے ہے اس کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ آج کل کے کسی مصنوعی امام کی بیعت یا اطاعت داخل یا مدار نہیں آپ نے جو خطبہ امارت کے صفحہ پر اپنی اطاعت نہ ماننے پر جہنم کی دھمکی دیتے ہوئے لکھا ہے۔

ایسا نہ ہو کہ من ملا مولویوں کی ہمراہی میں آپ کو بھی داخل جہنم کر دیا جائے۔

اس دعوے کا ثبوت دیجئے ورنہ ہمارے دعویٰ کی تصدیق کیجئے کہ یہ آواز قادیانی صوت کی بازگشت ہے

اعیان اہل حدیث | آپ لوگوں نے حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی امامت وامارت ضرور سنی ہوگی اس جیسی کوئی ہو تو قابل قبول جانیں جو اس جیسی نہ ہو اور دعویٰ اس جیسا کرے تو اس کو قادیانی دعویٰ کی طرح سمجھیں اور صاف کہہ دیں ؎

ایں ہمہ از بچے آں دانست کہ زر نے خواہد

قادیانی مشن

نئے نبی کا نیا الہام

قادیانی امت میں آج کل کئی ایک نبی ہیں ایک دو تو قادیان ہی میں ہیں بعض ادھر ادھر بھی نور پھیلا رہے ہیں۔ ان سب سے سرگردہ نبی مولوی فضل خان ساکن ڈنگا بنگیاں (پنجاب) ہیں۔ جو اپنے الہامات شائع کر کے پبلک کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جدید الہامات کا جو قلمی آیا ہے۔ اس میں حسب سنت مرزا چند اشخاص کی موت (چھ سال کے اندر) کی خبر دی ہے۔

(۱) مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان۔

(۲) مرزا مبارک احمد ولد خلیفہ قادیان موصوف۔

(۳) چودہری فتح محمد سیال۔ قادیان۔

(۴) عبداللہ خان ولد میاں محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ۔

(۵) مولوی صدرالدین آف لاہور۔

(۶) ڈاکٹر مرزا یعقوب لاہور۔

(۷) چودہری منظور الٰہی۔ لاہور۔

(۸) مستری غلام محمد (ملہم) لاہور۔

(۹) ڈاکٹر سر اقبال۔ لاہور۔

ان کے علاوہ بھی چند لوگ ناقابل ذکر ہیں۔ یہ خط یکم جولائی ۱۹۳۵ء کا ہے۔ اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ "تاریخ معین بتانا منع ہے"۔

(تاکہ غلطی نہ ہو جائے؟ اہلحدیث)

ختم نبوت اور قادیانی امت

ایک ٹریکٹ مرتبہ محمد علی اجمیروی (پنجابی) ہماری نظر سے گزرا جس کی سرخی ہے "عقیدہ ختم نبوت احمدیہ جماعت کا جزو ایمان ہے"۔ اس ٹریکٹ میں اس طرح دھوکہ دیا ہے جس طرح عیسائی لوگ بائیبل سے توحید کی آیات نقل کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی موحد ہیں۔ یہاں تک کہ پادری فنڈر لکھتا ہے کہ مشرک حیوان ہے۔ مگر توحید کی تشریح ان کے نزدیک اور ہے اور مسلمانوں کے نزدیک اور۔ اسی طرح خاتم النبیین کی تشریح مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے کہ لا نبی بعدی آنحضرت کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ مگر قادیانی اصطلاح اس کے خلاف ہے۔ وہ ختم نبوت کے معنے یہ کرتے ہیں کہ:۔

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں بخشی اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے× اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷) (ٹریکٹ مذکور صفحہ ۱)

اہلحدیث | یہ عبارت ملک کی عام زبان اردو میں ہے اس کا مضمون صاف ہے کہ امت مرزا بلکہ خود مرزا صاحب بھی آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین ان معنے میں نہیں مانتے جن معنے میں سب مسلمان مانتے ہیں۔ بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت نبی گر خاتم ہیں۔ چنانچہ ان کے عقیدے کا ایک شعر ان کا مافی الضمیر جاننے کو کافی ہے ؎

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہوکر
گئے واپس نبی گر اور ختم الانبیاء ہوکر
(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

پس خاتم النبیین ان دو معنی کے لحاظ سے بالکل مثل توحید کی مانند ہے جس کے قائل عیسائی اور مسلمان دونوں ہیں مگر تشریح دونوں کی اس قدر الگ ہے کہ ایک دوسرے کو توحید کا منکر قرار دیتا ہے۔ قرآن شریف خود

× مثل سنگ تراش؟ (اہلحدیث)

عیسائیوں کے دعویٰ توحید کو بے اعتبار جان کر ان کے عقیدہ کے لحاظ سے فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (پ ۶۔ ع ۱۴)

اسی طرح مسلمان بھی قادیانی تشریح کو بے اعتبار جان کر کہتے ہیں اور ٹھیک کہتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان محمدا خاتم النبیین معنی جاعل النبیین۔ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ۔

امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال

ایک احمدی کے قلم سے

حضرت مرزا صاحب (قادیانی) نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء اور محمدی سلسلہ کا چودھواں خلیفہ پیش کیا ہے اور بقول حضرت مرزا صاحب حضرت عیسیٰ موسوی سلسلہ کے چودھویں خلیفہ اور خاتم الخلفا سلسلہ موسویہ ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم صلعم بھی اس کی تائید میں فرماتے ہیں کہ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس عرض ہے کہ جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو مانا ہے امام آخر زماں سمجھ کر مانا ہے جس کا اسلام میں آخری مجدد سمجھا ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ جیسے حضرت مرزا صاحب حدیث کے ماتحت صدی کے سر پر ہو کر اپنی صداقت فرماتے ہیں اب جو صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہوگی تو کوئی امام آئے گا یا نہیں۔ اگر کوئی آگیا تو حضرت مرزا صاحب آخری نہ رہے اور مسلمان آخری کو ہی ماننے کے قائل ہیں۔ اگر کوئی نہیں آئیگا تو حدیث ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی غلط ہو کر الزام قائم ہوگا اگر کہو کہ مرزا صاحب کے تابع ہو کر صدی کے سر پر آئیگا تو نبی کریم بند کرتے ہیں اور مرزا صاحب اس کی تائید کرتے ہیں جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ اسلام سے یا حضرت مرزا صاحب سے کچھ بھی تعلق رکھتے ہیں تو میں انہی کا واسطہ دیکر آپ سے ملتمس ہوں کہ مجھے ضرور جواب سے مشکور فرما دیں۔ اور اگر خود جواب نہ دیں تو آپکی سند سے کوئی آپ کا نمایندہ ہی جواب دیدے

(خاکسار علی محمد تخن والا احمدی و محمدی مسلمان وممبر انجمن اہل اسلام متصل مسلم ہائی سکول لاہور)

ایک سوال کا جواب

الہامات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہوری

از قلم مفتی صاحب ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ)

یوں تو مرزا صاحب آنجہانی کی کوئی کتاب خالی نہیں جس میں بڑے شد و مد کے ساتھ رسالت و نبوت بلکہ تشریعی نبوت کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن حسب ذیل الہامات قابل غور ہیں کوئی شخص مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

(۱) قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ اے مرزا کہہ دے کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶ و اشتہار معیار الاخیار)

(۲) يٰسٓ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ اے سردار (مرزا) تو مرسل ہے (رسولوں میں سے ہے) سیدھی راہ پر۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ مصنفہ مرزا صاحب)

(۳) اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ ہم نے (خدا نے) تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

(۴) وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ ہم نے (خدا نے) تجھے (مرزا کو) رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲)

(۵) سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا۔ پاک ہے خدا جس نے اپنے بندے (مرزا) کو رات کی سیر (معراج) کرائی (ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۰)

(۶) هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ وغیرہ۔

یہ سب قرآن شریف کی آیات ہیں جو سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئیں مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ آیات میری شان میں مجھ پر وحی کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جو آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور جو دوسرے انبیاء کرام کی شان میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مرزا صاحب کی شان میں نازل کی ہیں صراحۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ ہے۔ خدا نے جن خطابات جلیلہ مخصوصہ سے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا انہی خطابات سے مرزا صاحب کو مخاطب فرمایا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا صاحب برابر ہیں۔ آخر صاف ہی کہہ دیا ہے

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (در ثمین)

پھر اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹) مرزا صاحب کے کلمات پر غور فرمائیے۔ مطلب صاف ہے اگر مرزا صاحب نہ ہوتے تو آسمان بھی نہ ہوتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ ہوتے۔ معاذ اللہ۔ رسول اللہ صلعم کی اتنی توہین اور اپنی اتنی بڑائی۔ انجام کار صاف ہی کہہ دیا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوں۔ لہ۔

لَهٗ خَسَفَ الْقَمَرُ الْمُنِيْرُ وَاِنَّ لِيْ
غَسَا الْقَمَرَانِ الْمُشْرِقَانِ اَتُنْكِرُ (اعجاز احمدی صفحہ ۷۱)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

ahmadimuslim.de

چاند گرہن ہوا تو کیا ہوا میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، اپنی بڑائی، معجزہ شق القمر کا انکار۔ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار ہیں اور میرے بڑے بڑے نشانات تین لاکھ* ہیں۔ استغفر اللہ

(۷) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلا مصنفہ مرزا صاحب ص۱۱)

(۸) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (اخبار ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۹) خدا تعالیٰ نے میری تعلیم میری بیعت اور میری وحی کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ (اربعین ع۴ ص۷ مصنفہ مرزا صاحب)

(۱۰) جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

(۱۱) ایک ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

(۱۲) جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ ملخصاً حقیقۃ الوحی ص۱۷۹)

(۱۳) تحفہ گولڑویہ کے ص۱۸ پر اپنی امت کو حکم ہوتا ہے کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ نیز فتاویٰ احمدیہ ص۸۳)

ایضاً۔ یہی نہیں کہ مرزا صاحب خود ہی رسول تھے بلکہ آپکے والد صاحب بھی رسول اللہ تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدائے تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔ (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء) معاذ اللہ سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد تو رسول نہ تھے مگر مرزا صاحب کے والد بھی رسول تھے۔

درثمین و حقیقۃ الوحی میں آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم تک تمام انبیاء کے نام اور صفات اپنے لئے مخصوص کئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کو اپنی وحی پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ تمام پیغمبروں کی وحی کا۔ نیز مرزا صاحب کی وحی خطا سے ایسی ہی پاک ہے جیسا کہ قرآن۔

* بلکہ دس لاکھ (تذکرۃ الشہادتین مصنفہ مرزا ص۴۱)

درثمین میں فرماتے ہیں:۔ ؎

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مرزا صاحب تمام شان میں بڑھ کر ہیں حقیقۃ الوحی ص۱۴۸۔ خدا نے اپنے اختیارات مرزا صاحب کے حوالے کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدا فرماتا ہے۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب کسی چیز کو تو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے حقیقۃ الوحی ص۱۰۵۔ نیز نصرۃ الحق میں اس کی تصریح ہے۔ مرزا صاحب سے خدا نے بیعت بھی کی خدا کے پیر بھی بنے (دافع البلا ص۹۵) خدا نے مرزا صاحب کو توحید دی۔ تفریدی کے القاب سے بھی ملقب کیا ہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب اولوالعزم رسولوں، صحابیوں، ماموں حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے بھی افضل تھے۔ فرماتے ہیں ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

ماشاء اللہ آپ باوجود ان دعاوی کے شیریں زبان بھی بہت تھے۔ شیخ سعد اللہ صاحب لدھیانوی کی نسبت لکھتے ہیں۔ ذلیل۔ فاسق۔ شیطان۔ ملعون۔ سفیہوں کا نطفہ۔ بدگو۔ خبیث۔ مفسد۔ منحوس۔ اے ابن بغا وغیرہ۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ یہ گوہر فشانی مرزا صاحب اور ان کے پیرووں کو مبارک ہو۔ قرآن شریف کا کثیر حصہ جس میں جہاد کا ذکر ہے۔ وہ مرزا صاحب کی وحی سے منسوخ ہو گیا دیکھو اربعین وغیرہ۔ اول تو دعاوی بالا ہی جھوٹ ہیں۔ اس کے علاوہ بھی مرزا صاحب نے بہت جھوٹ بولا ہے۔ کہیں لکھ دیا کہ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ کہیں کہ قرآن میں اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَان لکھا ہوا ہے۔ ازالہ ص۷۷ میں مکہ، مدینہ، قادیان تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے براہین احمدیہ ص۵۵۔

میرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا۔ حقیقۃ الوحی ص۱۹۸) ایسے شخص اور اس کے پیرووں کے مرتد اور گمراہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے جو مسئلہ ختم نبوت کو باطل ٹھہرا کر اپنی نبوت کا مدعی ہو اور دوسروں کے واسطے نبوت و رسالت کا دروازہ کھولتا ہو، اپنے نہ ماننے والے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتا ہو۔ باوجود اس کے مولوی محمد علی صاحب مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود مانتے ہوئے کس معصومانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ

ہم مرزا صاحب کو مجدد اور ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے۔ آپ کے ماننے یا نہ ماننے کا سوال نہیں مدعی کے دعاوی اور مدعی کو مع دعاوی کے ماننے کا سوال ہے۔ اس کا آپ اعلان کر چکے ہیں۔ (اخبار پیغام صلح جلد ۱ ص۲۵

(۷۹۵) نیز پیغام صلح جلد اول ع۴۲ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں پیغامیوں کا اعلان ہے۔ خدا کو شاہد کر کے لکھا ہے کہ "ہمارا ایمان ہے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔"

پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ ہم کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ اگر واقعی نہیں کہتے تو پھر کلمہ گو کو کافر کہنے والے کو کافر اور اقوال بالا کے قائل کو مفتری اور کذاب کیوں نہیں کہتے یا کم از کم یہی اعلان کر دیا جائے کہ ہم مرزا صاحب کی کتابوں کے ان صفحوں کو نہیں مانتے جن میں اقوال بالا اور سب و شتم درج ہے اور ان کی اشاعت بند کر دیں۔ مگر وہ یہ نہیں کر سکتے جبکہ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں تو ان کے ایک ایک حرف کو سچا جانتے اور مانتے ہیں۔ مذہب سے ناواقف مسلمانوں اور مغرب زدہ مسلمانوں کو تقیہ (منافقت کر کے) دھوکہ دیتے اور ان ہی کے روپیہ سے مرزا صاحب کی تصانیف کی اشاعت کرتے ہیں جن میں مندرجہ بالا اقوال درج ہیں۔ حتیٰ کہ مترجم قرآن شریف کی شرح اور حاشیہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد کی اشاعت ہو رہی ہے۔ مجددیت کی بجائے احمدیت (مرزائیت) پھیلائی جا رہی ہے۔ لہذا مسلمان خصوصاً علماء و زعماء محمدیان ہوشیار ہو جائیں کہ مرزائی تمام فرقے قادیانی ہوں یا لاہوری

ahmadimuslim.de

کمالی ہوں یا ظلی سب اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو مٹا کر احمدیت اور غلام احمد کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ فرقے اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد کو سرور کائنات رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی طرح کم[۱] نہیں سمجھتے۔ مرزا صاحب پر جب کوئی اعتراض کیا جاتا ہے تو یہ لوگ فوراً وہی اعتراض رسول اللہ صلعم پر کر دیتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ احمدی (مرزائی) مذہب سے خود بچے اور مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سردار دو عالم کا خلق عظیم

(از عبد الغفار خان صاحب نزیل بھاٹاپارہ ضلع رائے پور (سی پی)

ناظرین ابتداء اسلام کا زمانہ ہے آنحضور طائف میں اشاعت حق کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور آپ توحید باری کا پیام لوگوں کو سناتے ہیں لیکن سننے اور قبول کرنے کی بجائے وہاں اس کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے اور خلق کا جواب ترش روئی سے دیا جاتا ہے۔ اور بعض وحشی درندے آپ کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ طائف سے لے کر مکہ تک تمام راستہ آپ پر ظلم وستم اور سنگباری کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جسم مبارک لہولہان ہو جاتا (۴۹۶)
اور نعلین مبارک خون سے پُر ہو جاتی ہیں اور حالت یہ ہے کہ اب اگر سرکار مدینہ بھی حضرت نوحؑ کی طرح یہ بددعا کرتے رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ اے رب ہمارے روئے زمین پر منکرین سے اور بدبخت کا بسنے والا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔ تو اس امر کا آپ کو حق حاصل تھا اور خلاف بھی نہ ہوتا۔ اسی سبب سے اللہ کا فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ اس قوم کے لئے بددعا کریں تاکہ اس قوم کی بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ دوسری قوم آباد کرے اور دنیا از سر نو آباد ہو مگر آپ بددعا کی بجائے یہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے رب ہمارے مری قوم کو عقل اور ہدایت دے کہ وہ مجھے جانتی نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اگر خدائے واحد پر ایمان نہیں لاتے تو کیا عجب ہے ان کے بیٹے اور پوتے ایمان لے آئیں گے۔

طائف کا یہ واقعہ مصیبت کا کوئی تنہا واقعہ نہیں ہے بلکہ آپ کی مبارک تبلیغی زندگی میں جو مصائب سالہا سال تک برابر پیش آتے رہے یہ تو اس سلسلہ کی صرف ایک کڑی ہے لیکن کسی موقع پر بھی آپ کی شفقت و مہربانی میں کمی نہیں ہوئی اور محبت کی وہ آگ جو اپنی قوم کے لئے آپ کے جسم اطہر کے اندر موجود تھی کسی میں بھی اس کے شعلے کمزور نہیں ہوئے۔ اسی سلسلہ میں ہم کو یہ احادیث صحیحہ یاد رکھنی چاہئیں۔ بخاری شریف میں ہے:۔

فان لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا لعاناً و سباباً کان یقول عند المعتبۃ ما لہ ترب جبینہ۔ نہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ کسی کو اور نہ چیز کو لعان کرنے والے اور نہ کسی پر سب وشتم کرنے والے اگر بہت ہی غصہ فرماتے تو یہ فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔ دوسری حدیث اور ملاحظہ فرمائیے جبکہ آپ کو کفار کے حق میں بددعا کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اپنے رسول امی پر۔ صحیح مسلم شریف میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ۔ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعاناً و انما بعثت رحمۃ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ مشرکین پر بددعا کیجئے تاکہ وہ ہلاک ہو جائیں آپ فرماتے ہیں کہ میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ رحمت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ہمارے اخلاق میں آج اپنوں کیلئے اتنی گنجائش ہے کہ وہ ہمیں تکلیف دیں اور ہم کو انتقام کا موقعہ دیں اور ہم ان کے حق میں بددعا تک گوارا نہ کریں۔

صلح حدیبیہ ان سب سے بڑھکر اسلام کی حقیقی قوت کا واقعہ صلح حدیبیہ کا مشہور واقعہ ہے۔ ناظرین اب وہ زمانہ ہے صدائے حق پھیل چکی ہے اور وہ ذات کہ جس نے سابقین کو بشارت دی تھی کہ میں ہی رب الارباب اور خداوند خدا ہوں اور فاران کی وادیوں میں اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے جلال وجبروت کو ظاہر کرنے والا ہوں: اور وہ مبارک ہستی کہ جنہیں مکہ کی گلیوں میں برسہا برس تک ستایا گیا تھا اب وہی ایک لشکر جرار کے ساتھ کہ جسکے سیلاب کے روکنے سے سمندر اور پہاڑ عاجز ہو گئے۔ اب وہ فوج خدا کے گھر کے دروازہ تک پہنچ چکی ہے اور چاہتی ہے کہ امن وامان کے ساتھ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم کے تعمیر کردہ خانۂ خدا میں اپنے فریضہ کو ادا کرے اور واپس چلی جائے راستے میں روکے جاتے ہیں باوجودیکہ الٰہی تلوار کی ایک ہی ضرب میں مخالفین کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر سکتی تھی لیکن اس پر تیار ہو جاتے ہیں کہ مخالفین کے ساتھ امن اور رواداری کی بنیاد پر معاملہ طے کر لیا جائے۔ گفتگو ہوتی ہے اور مخالفین کی ہر شرط قبول کر لی جاتی ہے اور یہ ایسی شرطیں ہیں کہ حضرات صحابہ کرام میں دل چل ہیچ جاتی ہے کہ ایسی دب کر صلح کی گئی ہے کہ کوئی فاتح بھی اتنا دب کر صلح نہیں کر سکتا۔ مگر یہی دب جانا اور مخالفین کو خوش کر دینا اور مجاہدین کے گرم خون پر رواداری کا ایسا ٹھنڈا پانی ڈال دینا تھا کہ آج بھی دنیا کی کوئی ریاست اور فوجی ضابطہ سے قبول نہیں کر سکتا۔ مگر درحقیقت فاتح و مفتوح کی صلح نہ تھی بلکہ رواداری کا لاثانی مظاہرہ اور روح اور اخلاق کی فتح عظیم تھی اسی دب جانے نے سنگ دل مخالفین کے قلوب کو شق کر ڈالا اور ان میں اسلام کی اصلی محبت کی شعاعیں داخل ہونے کی کھڑکیاں کھول دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی سی تھوڑی مدت

[۱] مولانا! معاف فرمائیے کم کیا اونچا سمجھنے کے مکلف ہیں۔ اس الہام کے کیا معنے ہیں تیرا (مرزا کا) تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹) یہ سب کا لفظ سور کلیہ کا ہے یا نہیں؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

میں تمام جزیرہ عرب فاتح اعظم کے قدموں پر تھا۔ اور مخالفین کی بھی جماعتیں رب الافواج کے لشکروں سے بدل گئیں۔ ٹھیک اسی طرح کا وہ واقعہ ہے جبکہ کائنات قلوب کا سب سے بڑا فاتح ایک جرار فاتح لشکر کے ساتھ جہاں خدا کا وہ گھر ہے جس میں اس کے ہر گھر سے بڑھ کر اس کی تقدس کا لحاظ کیا گیا ہے۔ جس گھر میں سب سے زیادہ اُس کی محبت کے پاک آنسو بہائے گئے ہیں اب یہ وہ قوت ہے کہ مخالفت کی ہر طاقت پاش پاش ہو چکی ہے اور مخالفین کا ہر فرد صرف فاتحین کے رحم پر ہے۔ اُن فاتحین کے رحم پر جنہیں انہیں کے ہاتھوں دکھ پہنچایا گیا تھا۔ جنہیں اُن کے گھروں سے نکالا گیا تھا۔ جن سے خدا کے اس گھر کو چھڑایا گیا تھا جو اُن کو دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر عزیز تھا۔ لیکن اُس وقت قتل عام کی بجائے بخشش عام کی منادی کی جاتی ہے کہ اے وہ لوگو! جنہوں نے مجھے ستایا اور دکھ دیا ہے میں تمہیں معافی کا پیام عام دیتا ہوں۔ آج کے دن میرے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا باقی نہیں ہے وہ خدا جس نے مجھے تمہارے لئے ہر طرح کا اختیار دیا ہے۔ اُسی کے نام پر میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہیں معاف کردے!

اخلاق نبوی میں بیشمار واقعات ہیں جو رحمۃ للعالمین کی شان رحم و کرم کو مختلف صورتوں سے ظاہر کرنیوالے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مہمان کا واقعہ ہے۔ کچھ غیر مسلم لوگ تھے جو مدینہ طیبہ میں ہم وطنی کے سلسلے میں آئے تھے اور آپ کے مہمان ہوئے تھے۔ آپ نے ایک ایک مہمان ایک ایک صحابی کے سپرد کر دیا کہ وہ میزبانی کا حق ادا کریں۔ اُن میں ایک شخص تھا۔ کسی نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ نہایت درشت خو اور بدشعار تھا۔ لیکن اس سب سے برے کو آپ کے سوا کون قبول کر سکتا تھا۔ جو فرماتے ہیں۔ الصالحون للہ والطالحون لی اچھے لوگ اللہ کے لئے ہیں اور بُرے میرے لئے ہیں۔ چنانچہ اس بُرے مہمان کو آپ نے اپنا مہمان رکھا۔ اور حجرہ نبوی میں اسے جگہ دی گئی۔ رات کو کھانا اُسے دربار نبوی سے بھیجا گیا۔ اور اس نے اتنا زیادہ کھا لیا

کہ معدہ ہضم نہ کر سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُسے اسہال شروع ہوا۔ اور حجرۂ نبوی اور بستر جو اسے آرام کے لئے عطا فرمایا گیا تھا۔ آلودہ نجاست ہو گیا۔ علی الصبح یہ اس خوف سے کہ لوگ اسے اس شرارت کی سزا نہ دیں بہت پہلے اٹھ کر بھاگ نکلا۔ لیکن اپنی تلوار بھول گیا۔ آپ تشریف لائے تو مہمان کو حجرہ میں نہ پایا۔ اور افسوس کیا کہ مہمان بغیر رخصت چلے گئے۔ ادھر مہمان کو اپنی تلوار یاد آ گئی۔ ڈرتے ڈرتے حجرہ نبوی تک پھر آ پہنچا تو آ کر یہ ماجرا دیکھا کہ فخر الانبیاء سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنے دست مبارک سے آلودہ نجاست کپڑوں کو صاف کر رہے ہیں اور مہمان کو دیکھ کر عتاب کی بجائے آپ نے فرمایا کہ تم ہم سے ملے بھی نہیں اور چلے گئے۔ اُس نے کہا میری تلوار رہ گئی ہے۔ آپ نے فوراً تلوار اس کے حوالے کردی اور بغیر اس کے کہ چشم مبارک اور ابرو پر ذرہ برابر بھی کسی ناگواری کا اثر ہو۔ اس کی نجاست سے کپڑوں کی پاکی اور صفائی میں مشغول ہو گئے۔ یہ دیکھ کر کون ایسا ہوگا خواہ وہ کیسا ہی دشمن کیوں نہ ہو کہ اس کا پتھر سا دل پانی پانی نہ ہو جائے۔ چنانچہ یہ شخص اسی وقت قدم مبارک پر گرا اور پکارا تھا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ۔

یہ ہے عفو کی بے نظیر شان کہ درندوں جیسے ظالم دشمنوں پر قابو پا کر پھر انہیں معاف کر دیا۔ جس اخلاقی تلوار نے ان کے دلوں کو ایسا گھائل کر دیا کہ ہمیشہ کے لئے ان کی گردنیں اسلام کے آگے جھک گئیں۔ اسلام راستی کی تلوار کے ساتھ پھیلا نہ کہ لوہے کی تلوار کے ساتھ۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر خاکہ جو اوپر کی چند سطور میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح وہ ننھا سا بیج جو حضور علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا تھا ایک عظیم الشان درخت بن گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی شاخیں ہر اطراف اکناف عالم میں پہنچ گئیں اور دنیا اس کے نیچے بسیرا کرنے لگی۔ اخلاق فاضلہ کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو لیکر جان نثاران اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں

پھیل گئے اور ایک عالم کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا۔ یہ مت خیال کرو کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ کیونکہ اسلام نے کبھی تلوار سے ابتدا نہیں کی۔ بھلا جو پاک کتاب بہانگ دہل یہ اعلان کرتی ہے کہ

لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین میں جبر جائز نہیں۔ وہ کب اس بات کی اجازت دے سکتی ہے کہ مذہب کی اشاعت تلوار کے ذریعہ سے کی جائے۔ پھر خود حضور علیہ السلام کا وصف حسنہ اظہر من الشمس ہے کہ تیرہ سال تک مکہ میں سخت سے سخت دردناک آلام و مصائب برداشت کئے ہیں۔ لیکن تلوار نہیں اٹھائی۔ یہاں تک کہ اتمام حجت کی غرض سے اپنا عزیز وطن چھوڑ دیا اور ہجرت کر کے مدینہ شریف چلے گئے۔ لیکن جب ظالموں نے وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور حق کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہا تو آپ نے تلوار اٹھائی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اُن جنگوں میں ہی آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق دکھلانے کا موقع ملا جو بغیر جنگوں کے مخفی رہتے۔ آپکو خدا تعالیٰ نے ظالم دشمنوں پر فتح دی اور آپ نے ان کو معاف کر دیا۔ اس بات کو بھی ثابت کر دیا کہ سچا رحم (۴۹۷) کرنے والا اور عفو کرنے والا وہی ہے کہ جسے طاقت ملے اور رحم کرے۔ سچا سخی وہی ہے کہ جسے دولت ملے اور وہ تقسیم کر دے۔ ہزار در ہزار درود و سلام اس عالی مرتبہ نبی پر جس نے حق کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے انتہائی تکلیفیں اٹھائیں اور مصیبتیں جھیلیں اور بنی نوع انسان کی بہبودی و خیر خواہی میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی۔

رحمۃ للعالمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے مستند سوانح مبارک جو کہ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ مصنفہ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ کتابت طباعت کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم ۱۲؍ سوم ۸؍ (ملنے کا پتہ)

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مختصر حالات رئیس المحدثین

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

از قلم ایم عبدالعزیز خالد جھنگوی وزیر پورہ سیالکوٹ

آپ جمعہ کے دن ۱۳ شوال ۱۹۴ھ ہجری المقدس میں حضرت علامہ محدث اسماعیل بن ابراہیم کے گھر پیدا ہوئے اور لیلۃ الفطر ۲۵۶ھ ہجری میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ اوائل عمر ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ پرورش کا بوجھ والدہ ماجدہ کے ذمہ رہا۔ آپ شروع ہی سے لہو ولعب اور کھیل کود سے سخت متنفر تھے۔ یہ شعر آپ پر صادق آتا تھا ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی ۔ می تافت ستارہ بلندی

آپ ابھی دس برس ہی کے تھے کہ تحصیل علم کا شوق غالب ہوا۔ اس زمانے میں طلباء حدیث کا دستور العمل تھا کہ جو کچھ اپنے اساتذہ کی زبانی سنتے تھے جھٹ اپنے صحیفوں میں نوٹ کر لیتے تھے۔ لیکن امام بخاری صاحب ہمیشہ احادیث کی نقل سے استغنا برتتے تھے۔ حافظہ آپ کا (۹۸)
ذرہ بلند تھا کہ باوجود نہ لکھنے کے مدتوں بعد اپنے ہم جماعتوں کو لفظ بلفظ سنا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات لکھنے والے طلبا اپنے صحیفوں کی درستی امام بخاری صاحب سے کراتے تھے جب ایک استاد سے دوسرے استاد کی خدمت میں بغرض حصول علم حدیث تشریف لے جاتے تھے تب پچھلی احادیث اپنے صحیفہ میں نقل فرماتے تھے اور ہر ایک حدیث کے لئے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحاح میں نوٹ کرتے تھے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:- ماوضعت فیہ حدیثا الا صلیت رکعتین یعنی میں نے اپنی صحاح میں کوئی حدیث نقل نہیں کی جب تک کہ دو رکعتیں نہیں پڑھ لیں۔ حافظہ کی نسبت خود ہی رقمطراز ہیں:- احفظ مائۃ الف حدیث صحیح و مائتی الف حدیث غیر صحیح۔ یعنی مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں؛ حدیث کے لینے میں یہاں تک احتیاط کرتے تھے کہ ایک دفعہ کسی عالم متبحر ماہر کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرنے گئے۔ اتفاق سے ان کی گھوڑی بھاگ گئی تھی۔ گھوڑی پکڑنے کے لئے انہوں نے خالی برتن دکھا کر گھوڑی کو پکڑ لیا۔ امام صاحب نے وہاں سے حدیث نہ لی کہ مبادا گھوڑی کی طرح میرے ساتھ بھی دھوکا کریں۔ نیز ایک دفعہ آپ جہاز پر سوار تھے پانچسو پونڈ کی تھیلی پاس موجود تھی ساتھ ہی شاگرد تھے کہ ایک آدمی کی جہاز میں چوری ہو گئی اور اس نے اپنا شک امام صاحب پر ظاہر کیا۔ امام صاحب نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی۔ شاگردوں نے عرض کی کہ یا حضرت تھیلی تو آپ کی تھی آپ نے سمندر میں کیوں پھینک دی۔ فرمانے لگے مجھے خطرہ تھا کہ اگر تلاشی میں تھیلی میرے ہاں دستیاب ہوتی تو مجھ سے کسی نے حدیث نہیں لینی تھی اور حدیث کا ادب ملحوظ رکھ کر میں نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی ہے۔ جس کے ہاں سے امام صاحب حدیث نقل فرماتے تھے ان شرائط کو ملحوظ رکھتے تھے۔

(۱) حدیث ثقہ راویوں سے منقول ہو۔ اور اس کا سلسلہ کسی مشہور صحابی تک پہنچے۔ (۲) جو راوی حدیث کی تائید کریں ان میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ (۳) سند حدیث بالکل متصل ہو منقطع نہ ہو۔ (۴) حدیث کے راویوں کا سلسلہ سچا عادل کامل ہونا لازمی ہے (۵) راوی مدلس اور مختلط نہ ہوں۔ ان کا حافظہ بھی قوی ہو۔ اور وہ سلیم الاعتقاد ہوں وہمی نہ ہوں۔

"اکمال اسماء الرجال" میں لکھا ہے کہ امام صاحب ایک دفعہ بغداد تشریف لے گئے وہاں کے علماء آپ کو آزمانے کے لئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور دس دس آدمیوں کی دس ٹولیاں ہو گئیں۔ انہوں نے امام صاحب کے سامنے ایسی احادیث پیش کیں جن کے متنوں اور اسنادوں میں کچھ گڑبڑ تھی۔ جب تمام پڑھ چکے تو امام صاحب نے فرمایا۔ اما حدیثک الاول فکذا والثانی کذا علی النسق الی آخر العشرۃ یعنی تیری پہلی حدیث اس طرح ہے دوسری اس طرح ہے۔ دس تک علی ہذا القیاس تمام آدمیوں کی حدیثیں بھی سنا دیں اور انہیں ان کی غلطیوں سے بھی آگاہ کر دیا۔ جس سے ان علماء کرام کے دلوں پر امام صاحب کے حافظہ کی دھاک بندھ گئی۔ امام صاحب دنیادار نہ تھے۔ آپ کی زندگی علمی اور سادہ تھی اور آپ انتہا درجہ کے صفائی پسند تھے۔ اثنائے درس میں ایک شخص نے داڑھی سے تنکا نکال کر فرش پر ڈال دیا۔ امام صاحب نے اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ امام صاحب کے متعلق علمائے باکمال نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

(۱) محمد بن اسماعیل افقہ عندنا وابصر من احمد بن حنبل (ابو مصعب) محمد بن اسماعیل ہمارے نزدیک بہت زیادہ فقیہ ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل سے زیادہ صاحب بصارت ہیں۔

(۲) وعنہ۔ لو ادرکت مالکا ونظرت الی وجہہ و وجہ محمد بن اسماعیل لقلت کلاھما واحد فی الفقہ والحدیث۔ اگر مجھے مالکؒ ملیں اور میں مالکؒ اور محمدؒ بن اسماعیلؒ کے چہرہ کی طرف دیکھوں تو کہوں دونوں فقہ اور حدیث میں ایک ہیں۔

(۳) فضل محمد بن اسماعیل علی العلماء کفضل الرجال علی النساء (رجاء بن مرجی) فضیلت محمد بن اسماعیل کی مثل فضیلت مردوں کے عورتوں پر ہے۔

(۴) ما رأیت تحت ادیم ھذہ السماء اعلم بالحدیث بن محمد بن اسماعیل البخاری (محمد بن اسحٰق) میں نے اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ حدیث جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(۵) قال محمد بن احمد المروزی کنت نائما بین الرکن والمقام فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا ابا زید الی ما تدرس کتاب الشافعی ولا تدرس کتابی فقلت یا رسول اللہ ما کتابک قال جامع محمد بن اسماعیل البخاری۔ محمد بن احمد مروزی فرماتے ہیں۔ میں ایک دن رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے تھے تو امام شافعی کی کتاب پڑھتا ہے۔ اور میری نہیں پڑھتا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی کتاب کیا ہے۔ فرمایا جامع محمد بن اسماعیل بخاری۔ (باقی برصفحہ ۱۲ کالم ۳)

امام بخاریؒ کی مختصر سوانح۔ قیمت ۱؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۵)

گذشتہ ہفتہ نذر لغیر اللہ اور استعانت کی بحث ہوئی ہے۔ آج اس سے آگے پڑھیں۔

مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

قولہ ص۱۵۸ ۔ "ردالمحتار جلد ۱ ص۳۹ میں ہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر حضرت امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں تو مراد جلد حاصل ہوجاتی ہے۔ قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجیٔ الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وسالت اللہ تعالیٰ عند قبرہ فتقضی سریعاً۔

تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اوس بزرگ کے نام کا ورد کرنا ہی لکھا ہے یہ بھی خاص حضور علیہ الصلوٰۃ کی زیارت پر حملہ ہے کہ درود شریف کا ورد آداب زیارت میں سے اور موجب سعادت ہے۔ مگر وہابی دین میں یہ شرک لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ملخصاً بلفظہ

اقول ۔ ردالمحتار میں جو قول امام شافعی رحمہ اللہ کا مناقب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ میں منقول ہے محض بلاسند وصحت ہے جو حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ عند القبر نماز پڑھنا خوف فتنہ قبر پرستی سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۶ میں خلیفۃً روایت ہے:۔

"ورای عمر بن الخطاب انس بن مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے قبر ہے"

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۴۹۲ میں مرقوم ہے

فیلزم اتخاذ المسجد عند القبر وقد یکون القبر فی جھۃ القبلۃ فتزداد الکراھۃ۔ وقد یقول بالمنع مطلقاً من یری سد الذریعۃ وھو ھنا متجہ قوی انتھی۔ یعنی پس لازم آویگا ٹھہرالینا مسجد کا قبر کے پاس اور اگر جہت قبلہ میں ہوگی تو زیادہ کراہت لازم آدیگی اور تحقیق فرمایا گیا ہے مطلقاً منع ہونا بوجہ بند کرنے ذریعہ فساد کے اور اس کی وجہ قوی ہے انتہی"

اور مجمع البحار میں مرقوم ہے:۔

"فان منھم من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم ویدعو عندھا او یسالھم الحوائج فھذا لایجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق للہ وحدہٗ انتہی صواعق ص۱۳۴۔

یعنی اگر وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو قصد کرتے ہیں قبور انبیاء او صلحاء کی زیارت کا کہ قبروں کے پاس نماز پڑھیں اور قبروں کے پاس دعا اور حاجات کا سوال کریں پس یہ جائز نہیں ہے کسی علماء مسلمین کے نزدیک کیونکہ عبادت اور طلب حاجات اور مدد مانگنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے

پس یہ کیونکر متیقن ہوسکتا ہے کہ امام شافعی جیسے مقتداء جامع اصول و فروع مسددہ ذریعہ فساد کو مختص فرمادیں پھر اس میں صاف تصریح ہے کہ نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں جسکو مولوی نعیم الدین نے اپنے مطلب شرکیہ کے نفع حاصل کرنے کے لئے صرف یہ کہا کہ امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں۔ تاکہ قبر پرست جان لیویں کہ صاحب قبر سے دعا مانگتے تھے۔ کیونکہ خود مولوی نعیم الدین نے تصریح کردی ہے کہ زیارت کیلئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔ ورنہ لفظ عربی سالت اللہ کا ترجمہ صاف کرتا تھا کہ اللہ سے سوال کرتا ہوں۔ پس یہ صریح دھوکہ دہی اور اغلاء شرک سے عام لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرتا ہے۔

نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد۔

علی ہذا تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اس بزرگ کے نام کا ورد کرنا جسکو مولوی نعیم الدین نے نقل کیا ہے اگرچہ اس میں ہرگز نہیں ہے مگر مضمون در اصل معنی میں صحیح ہے کیونکہ دوسرے مقام پر اس کے قریب الفاظ مرقوم ہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان ص۸ میں لکھا ہے کہ

"سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ میں اسکی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لیکر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے تو وہیں اس کو خبر ہوجاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں سب کی ہر وقت اسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں انتہی ملخصاً"

لہذا اس میں کیا کلام ہوسکتا ہے جس کی تفصیل تائیدات از کلام ربانی اور احادیث رسول یزدانی مع ائمہ کرام اور علمائے ذوالاحترام سے واضح ہوچکی۔ بھلا اس میں

خاص فداہ امی و ابی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (۹۹)

زیارت مرقد مبارک پر کیا حملہ ہے جس کا تقویۃ الایمان میں ہرگز ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کا بہتان و عناد ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین۔ باقی درود شریف پڑھنا خصوصاً مدینہ طیبہ کے سفر میں باعث خیر و برکات اور افضل عبادات ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی جناب میں التجا و دعا ہے البتہ آپ کو مستقل حاضر و ناظر جان کر سنانے کا عقیدہ شرک ہے۔ چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ ص۳۰۵ میں فرماتے ہیں:۔

"المقصود بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التقرب الی اللہ بامتثال امرہ۔

یعنی مقصود درود شریف پہنچانے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے اور اس کے حکم کی بنا پر"

اور خود مولانا شہید مرحوم دوسرے باب تقویۃ الایمان کی پانچویں فصل ص۱۸۱ میں حدیث نقل فرماتے ہیں:۔

وصلوا علیّ فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم۔ رواہ

ahmadimuslim.de

انسانی۔ یعنی اور درود بھیجو مجھ پر اس لئے کہ درود تمہارا پہنچایا جاتا ہے مجھ کو تم کہیں ہو۔"

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ "البلاغ المبین" صفحہ ۴۳ میں دربارہ افعال شرکیہ فرماتے ہیں:۔

"و بعضے وظائف بطریق اذکار مشتمل بر ندائے اسمائے بزرگان در صبح و شام التزام کردہ اند۔"

یعنی اور بعضے وظائف بطور اذکار مشتمل ندائے بزرگان کے نام کے صبح اور شام لازم کرتے ہیں۔"

اور جناب قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ارشاد الطالبین صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں:۔

"و ذکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم بر وجہی کہ در شرع وارد نشدہ است چنانچہ کے بطور وظیفہ یا محمد یا محمد یا محمد گفتہ باشد روا نباشد۔"

یعنی اور ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس طریقہ پر جو شرع میں وارد نہیں ہوا جیسے کوئی شخص بطور وظیفہ کے یا محمد یا محمد یا محمد کہتا ہو روا نہ ہوگا۔

پس مولوی نعیم الدین نے تحریف و بہتانات کا باب مفتوح کر کے کس بری طرح عام لوگوں کو بدظن کر کے گمراہ کیا ہے۔ معاذاللہ من سوء العقیدۃ والعمل۔

قولہ صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰: "تقویۃ الایمان میں شرک کی باتوں میں یہ بھی لکھا ہے۔ اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰۔ اگرچہ دیوار سے منہ اور چھاتی ملنا اور غلاف پکڑنا آداب زیارت میں سے نہیں ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ زائر روضہ شریف سے کسی قدر فاصلہ پر رہے کہ اس میں ادب زیادہ ہے۔ غرض دیوار سے چمٹنا یا پردوں سے لپٹنا آداب زیارت نہیں چہ جائیکہ اس کو شرک بتا کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا جائے نابینا کو یہ نظر نہ آیا کہ اس کا طبع زاد شرک کہاں تک پہنچیگا۔ دیوار کا خاص قبر شریف پر رخسار رکھ دینا تو صحابہ کرام سے ثابت ہے ایسا ہی خلاصۃ الوفا صفحہ ۶۱ میں ہے۔ قبور صالحین کو بوسہ دینے کا جواز منقول ہے۔ اگرچہ عوام کی گمراہی کے اندیشہ سے اس میں احتیاط کا مناسب ہے لیکن جو افعال کہ ثابت ہیں ان کو محض اپنی رائے فاسد سے بیدھڑک شرک بتا دینا صحابہ پر الزام شرک لگانا اور کھلی گمراہی ہے۔ ملخصاً بلفظہ"

اقول۔ ہرگز یہ عبارت تقویۃ الایمان فہرست شرکیات کے ذیل میں نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی و بددیانتی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خصوصیات میں واقع ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔ پس خانہ کعبہ کی دیوار مقام ملتزم سے چھاتی کا ملنا ثابت اور عبادت و برکت کا موجب ہے۔ چنانچہ موطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ ۳۲۱ میں روایت ہے:۔ "مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن عباس کان یقول ما بین الرکن والمقام الملتزم" جس کا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"عبداللہ بن عباس مے گفت درمیان رکن اسود و مقام ابراہیم ملتزم است یعنی جائیکہ معانقہ با دیوار کعبہ باید کرد۔ وعلیہ اہل العلم انہ یجتہد فی الدعاء فی المواضع المتبرکۃ ویلتزم بین الرکن والباب"۔ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ملتزم ہے یعنی اس مقام میں معانقہ دیوار کعبہ سے کرنا چاہئے اور اسی طریقہ پر اہل علم کا عمل ہے کہ بہت کوشش کرے دعا مانگنے میں مواضع متبرکہ میں اور ملتزم درمیان رکن اور دروازہ کے واقع ہے۔"

پس جس طرح حصول برکت کے لئے ملتزم میں چپٹ کر دعا کی جاتی ہے اسی طرح قبور کے ساتھ یہ افعال بجا لانے مفضی الی شرک ہونگے جیسا کہ خود مولوی نعیم الدین نے بھی ان امور کو آداب زیارت سے باوجود نقل کرنے آثار مردود بلا سند کے خود رخسار و بوسہ وغیرہ قبر کو گمراہی کا باعث قرار دیا ہے۔ لہذا یہی دلیل اس کے مشرک و کفر ہونے کی قبر پرستوں کے حق میں بس ہے ورنہ اگر شرک کہنے سے کھلی گمراہی ہے تو گمراہ بتانے سے بھی کھلی گمراہی واقع ہوگئی کیونکہ گمراہی کا مآل کار شرک تک پہنچتا ہے۔

چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ بلاغ المبین صفحہ ۱۶ میں فرماتے ہیں:۔

"و نیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدائے تعالیٰ کردہ میشود نسبت بقبور پیران خود باہتمام تمام بجا مے آرند چنانچہ پوشش غلاف پردہ ہائے رنگا رنگ و استلام و تقبیل و طواف۔"

یعنی اور مشابہت بعض عبادات میں کہ جو خانہ کعبہ خدائے تعالےٰ کے لئے کی جاتی ہیں اپنے پیروں کی قبروں کی نسبت بڑے اہتمام سے بجا لاتے ہیں جیسے غلاف پردہ ہائے رنگین اور قبروں کا چھونا بوسہ دینا طواف کرنا۔"

اور کبیری شرح منیۃ المصلی فقہ حنفیہ مستند مولوی نعیم الدین صفحہ ۵۶۳ میں مرقوم ہے:۔ "وقال شرف الائمۃ (وضع الید علی القبر) بدعۃ وعن جار اللہ العلامۃ مشائخ مکۃ ینکرون ذلک و یقولون انہ عادۃ اہل الکتاب وفی احیاء العلوم الدین انہ من عادۃ النصاری انتہی ولا شک انہ بدعۃ لا سنۃ فیہ ولا اثر عن صحابی ولا عن امام لمن یعتمد علیہ فیکرہ ولہم یعہد الاستلام فی السنۃ الا لحجر الاسود والرکن الیمانی خاصۃ انتہی"

یعنی اور فرمایا شرف الائمہ نے ہاتھ رکھنا قبر پر بدعت ہے اور مروی ہے مشائخ مکہ کرمہ علامہ جار اللہ سے کہ اس کا انکار فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ عادت اہل کتاب کی ہے اور احیاء العلوم میں ہے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ بدعت ہے اس میں سنت سے کچھ ثابت نہیں اور نہ کسی ایک صحابی کے اثر سے ثابت اور نہ کسی امام معتمد سے ثابت پس یہ مکروہ ہے اور سنت نہیں ہے چھونا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے خاصۃً۔"　　(باقی)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ درج ہے۔ قیمت ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

(۸۰۰)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

مستفتی صاحبان شرائط دفتر کی پابندی کیا کریں قلمی جواب کے لئے واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ قلمی یا مطبوعہ کے لئے فی جواب ۲ پائی حق غریب فنڈ آنا ضروری ہے۔ تحریر صاف خوشخط ہوا کرے۔ (مفتی)

س عـ۱۷۹ } زید کی دکان کریانے کی ہے اس میں ہر قسم کی چیز فروخت ہوتی ہے۔ اس میں ہندوؤں کی پوجا کا سامان بھی فروخت کیا جاتا ہے۔ از قسم کافور، گلال، عود ناریل وغیرہ۔ یہ چیزیں از روئے شرع زید (مسلم) کو فروخت کرنی چاہئیں یا نہیں۔ یہ چیزیں اہل ہنود خرید کر بتوں کی نذر کرتے ہیں۔ اس کا جواب قرآن حدیث سے عنایت فرماویں مشکور ہونگا۔

ج عـ۱۷۹ } جو چیز فی نفسہ حرام ہے اس کا بیچنا کسی طرح جائز نہیں جیسے خمر اور خنزیر۔ جو چیز فی نفسہ حرام نہیں بلکہ وہ استعمال کرنے والے کے فعل سے حرام بن جاتی ہے اس کا بیچنا حرام نہیں جیسے انگور یا گیہوں وغیرہ۔ شراب باز جن چیزوں کی شراب بناتے ہیں انکی بیع جائز ہے فعل ناجائز ہے۔ یہ مسئلہ آیت مرقومہ ذیل سے استنباط ہو سکتا ہے۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (پ ۱۴ - ع ۱۵)

(حق غریب فنڈ ملفوف سے برآمد نہیں ہوا)

س عـ۱۸۰ } خصی بکرے کی قربانی جائز ہے یا نہیں چونکہ اس جانور کا ایک عضو بے کار کر دیا جاتا ہے۔

ج عـ۱۸۰ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ ابو رافع کہتے ہیں ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین موجوئین (احمد) ابن ماجہ میں بھی اس معنی کی روایت موجود ہے اللہ اعلم۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س عـ۱۸۱ } ایک شخص نے کچھ جائداد خرید کر کے اپنے مرشد کے نام پر وقف کر دی اور خود اس جائداد کا متولی و منتظم رہا۔ پیر صاحب کے اکثر مرد و زن مرید ہیں پیر صاحب لا ولد فوت ہو گئے۔ واقف متولی بھی ایک عرصہ کے بعد لا ولد فوت ہو گیا اور اپنے رشتہ داروں میں سے ایک مرد لائق، دیندار اور قابل کو اپنی تولیت کی وصیت کر گیا اور خود بھی اپنی زندگی میں چند مرتبہ اس شخص کو کہا اور لکھا۔ پیر صاحب کے دیگر خاص مریدوں میں سے اور جو متولی مرحوم کے پیر بھائی بھی تھے اور پیر صاحب کی خدمت میں اور متولی مرحوم کی اکثر مدد کیا کرتے تھے انہوں نے بھی متولی مرحوم کی وصیت کو مانا اور قبول کر لیا۔

(نوٹ) :۔ وقف جائداد کے مقام پر اذان، صلوٰۃ، خطبہ عیدین وجمعہ وغیرہ تلاوت قرآن وفاتحہ اور ہدایات امور شرعی وغیرہ اکثر ہوا کرتی ہے۔

اب ایک عورت جو خود کو ان کی مرید قرار دیکر اس وقف جائداد کی تولیت کا دعویٰ کرتی ہے اور مدام پیر صاحب کے ساتھ رہنے کا۔ اب ان دونوں میں کون زیادہ تر مستحق ہے۔ بینوا توجروا۔ (غ۔ ی۔ خ)

ج عـ۱۸۱ } جس کا ثبوت ہے وہ متولی ہوگا۔ عورت مذکورہ کا ثبوت نہیں۔

س عـ۱۸۲ } ایک مرد صاحب جائداد نے اپنی بی بی کے نام بعوض مہر موجل آٹھ ہزار روپیہ کے اپنی جائداد ×فروخت کر کے رجسٹری بھی کر دیا اور اسی تاریخ کو اپنا ایک مکان بھی مسماۃ کے نام ہبہ کر دیا ہے لیکن قبضہ مرد کا ہی شروع سے آخر تک رہا۔ حتیٰ کہ نزول میں اور کمیٹی وغیرہ میں جائداد مرد کے نام پر ہی قائم رہی یہ صورت قریباً پچیس برس تک رہی) اب مسماۃ نے اپنی جائداد اپنے ایک پروردہ کے نام جو نابالغ ہے بچند شروط ہبہ کر دی اور اپنے خاوند کو اور لڑکے کے باپ کو وصی کر دیا تاوقتیکہ لڑکا بالغ نہ ہو یہ حالت بھی بدستور سابق چھ برس تک رہی۔ اب مسماۃ کا بھی انتقال ہو چکا ہے اور مرد بدستور چار برس تک قابض رہا اب مرد کا بھی انتقال ہو چکا ہے جو اپنا ایک ہمشیرہ زادہ چھوڑ گیا ہے اور مسماۃ کا وہ پروردہ بھی اب ۱۸ سالہ ہو کر دعویٰ پیش کرتا ہے۔ اب ان دونوں میں کون مستحق ہے۔ بینوا توجروا۔ (غ۔ ی۔ خ)

× قریب دو ہزار روپیہ کے سالانہ آمدنی کی جائداد۔

ج عـ۱۸۲ } حنفی مذہب میں ہبہ کے مکمل کرنے کیلئے قبضہ شرط ہے۔ محدثین کے نزدیک قبضہ شرط نہیں اس لئے اہلحدیث کے نزدیک ہبہ مذکور مکمل ہے حنفی مذہب میں نہیں۔ ہبہ کرنے کا ثبوت اگر ہے تو نزول وغیرہ کا ثبوت مضر نہیں۔ جس مذہب میں قبضہ شرط ہے اس کے مطابق مرد کا ہمشیرہ زادہ وارث ہوگا۔ اللہ اعلم۔

س عـ۱۸۳ } ایک شخص نے اپنی کچھ جائداد ایک شخص کے نام بچند شروط ہبہ کر دی کہ فروخت وغیرہ نہ کرنا کہ میرا نام زندہ رہے وغیرہ۔ اس کی آمدنی سے صرف منتفع ہوتا رہے۔ (اور دوسری جائداد اپنے ہی نام پر چھوڑ کر مر گیا) اب وہ شخص مر گیا۔ بعد کو موہوب لہ نے اس ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے کیا ایسا کرنے سے وہ منع کیا جا سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج عـ۱۸۳ } سوال ہذا میں جو فروخت نہ کرنے کی شرط ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہبہ نہیں بلکہ وقف ہے اس لئے بیع کرنا جائز نہیں۔ بیع سے روک دینا چاہئے اللہ اعلم۔

س عـ۱۸۴ } وہی متوفی نے جو کہ اپنی کچھ جائداد اپنے نام پر چھوڑ کر لاولد مر گیا تھا وہ اپنا ایک ذی رحم وارث چھوڑ گیا۔ متوفی کے ذی رحم نے اسکے ترکہ پر دعویٰ پیش کیا ہے اور اسی موہوب لہ نے جس نے ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے اپنے باپ و چچا وغیرہ کی شہادت میں پیش کر کے اپنا عصبہ ہونا میت کی طرف یوں ثابت کر رہا ہے کہ متوفی کے دادا اور میرے پردادا آپس میں سگے بھائی تھے۔ حالانکہ اسکے باپ چچا وں نے بھی ان لوگوں کو دیکھا بھالا نہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی شہادت جنہوں نے خود ان کو دیکھا بھالا نہیں مستند ہو سکتی ہے؟ (سائل مذکور)

ج عـ۱۸۴ } اس سوال کا جواب فریقین کے بیانات اور شہادتوں کے سماع پر موقوف ہے جس کا ثبوت ہوگا

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے گذشتہ پرچہ میں ناظرین سے اپیل کی گئی ہے۔ امید واثق ہے کہ ہر ایک خریدار اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریگا دراصل یہ آپ حضرات ہی کا کام ہے۔ ادارہ اہلحدیث کے تو مہ جس قدر فرائض ہیں ان کی ادائگی میں حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے۔

حساب دوستاں اہلحدیث ۲۶ جولائی و ۲ اگست میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اسے ملاحظہ فرمانا اور اس پر عملدرآمد کرنا بھی ناظرین کا فرض اولیں ہے۔

فائدہ کی صورت تو یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں۔ تاکہ "وی پی بھیجنے کی ضرورت نہ رہے" کیونکہ اس سے واپسی کا خطرہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں محصول رجسٹری کا خرچ بھی دفتر کی گرہ سے ہوتا ہے۔ (۸۰۲)

رسید مضامین آمدہ مولوی ابو سعید عبد العزیز۔ محمد یعقوب برق۔ ڈاکٹر کے۔ اے۔ خان۔ شیخ احمد دہلوی۔

مضامین غیر مقبولہ ادو جزر اسلام۔

انقلاب زمانہ پنجابی نظم میں بے پردگی کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ایک پیسہ۔ ملنے کا پتہ:۔ میاں غلام رسول ناظم انجمن اہلحدیث ہوشیار پور۔

مدرسہ اہل حدیث باڑی ریاست دھولپور قریبًا ۱۰ سال سے خدمت قرآن و حدیث میں مصروف ہے۔ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ طلباء کی تعلیم، رہائش اور خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کی طرف سے خاطر خواہ ہے۔ یہ درس گاہ پُر فضا مقام پر شہر اور اسٹیشن کے درمیان عمدہ عمارت میں واقع ہے۔ طلباء شائقین قرآن حدیث بہت جلد بذریعہ درخواست داخلہ اجازت حاصل کرکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

الملتمس سیکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے طلبا کا اخراج (۸، داخل غریب فنڈ) ۲۸۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ کو مدرسہ مذکور نے مندرجہ ذیل دو طالب علموں کو ان کی بد اخلاقی کی وجہ سے خارج کر دیا ہے۔ (۱) محمد ادریس ولد یعقوب منڈل مرحوم ساکن موضع بابوان ٹاپو۔ بھیم نگر ضلع بھاگلپور۔ (۲) سجاد علی ولد عبد المجید بسواس رنگی پور جھنگل ضلع مالدہ۔

(مہتمم مدرسہ مذکور)

غریب فنڈ میں از مدرسہ محمدیہ باڑی ۸ ر سابقہ بقایا بذمہ فنڈ ۶؍۔ بقایا بذمہ فنڈ ۱۲؍۔ اس ہفتہ تین سائلین کے داخلے وصول ہوئے ہیں۔ احباب خیر و دیگر شائقین اشاعت توحید و سنت اس فنڈ کی حتی الامکان امداد کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

ایک ضروری تصحیح

اخبار اہلحدیث سن رواں کی جلد بتیس ۳۲ ہے مگر کاتب کی غلطی سے اہلحدیث ۱۰ مئی ۳۵ء ۲۹ سے تینتیس ۳۳ شائع ہو رہی ہے۔ صحیح ۳۲ ہی ہے۔ ناظرین تکلیف فرما کر اپنی اپنی فائلوں میں اسکی قلمی تصحیح کرلیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

"قادیاں میں تین زلزلے"

عنوان بالا کا مفصل مضمون اہلحدیث ۲۔ اگست میں شائع کیا گیا ہے۔ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے اشتہاری صورت میں کثیر تعداد میں طبع کرایا گیا ہے۔ اشاعتی انجمنوں کا فرض ہے کہ اسے تقسیم کریں تاکہ عوام کو حق و باطل کی تمیز ہو جائے۔

صرف سات آنہ (۴ر امداد اشاعت فنڈ اور ۳ر بغرض محصول ڈاک) بھیجکر یکصد اشتہار طلب کریں۔

نوٹ:۔ وی پی کوئی صاحب طلب نہ کریں۔ قیمت ہر حال پہلے آنی چاہئے۔

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

(۶) قال النجم الفضل رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام ومحمد بن اسماعيل خلفه فكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطا خطوة يخطو محمد و يضع قدمه على خطوة النبي صلى الله عليه وسلم ويتبع اثره۔ کہا نجم بن فضل نے کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے پیچھے محمد بن اسماعیل بخاری تھے۔ جس وقت آپ پاؤں اٹھاتے تھے محمد بن اسماعیل بھی پاؤں اٹھاتا تھا اور اپنا قدم آنحضرت ؐ کے نقش قدم پر رکھتا تھا۔

(۷) امام بخاری ہمعصروں میں سب سے افضل تھے۔ (مورخ ابن کثیر)

(۸) امام بخاری اپنے زمانے کے فاروق اعظم تھے۔ اگر گروہ صحابہ میں ہوتے تو آفتاب بن کر چمکتے (امام قتیبہ)

(۹) امام بخاری کی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ (امام مسلم)

(۱۰) اگر میں اپنی عمر سے دیکر دوسرے کی عمر بڑھا سکتا تو امام بخاری کی عمر بڑھاتا۔ میری موت معمولی بات ہے اور بخاری کی موت علم کی خانہ بربادی ہے (یحییٰ بن جعفر)

تلك عشرة كاملة۔

یہ مختصر تحریر امام صاحب کی زندگی کا سواں بلکہ ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ امام صاحب سے اپنے زمانہ میں ایسے کمالات ظاہر ہوئے جن کا تحریر میں لانا آسان کام نہیں۔ اور میری تو کیا ہستی ہے کہ میں امام صاحب کے کمالات صفحہ کاغذ پر لاؤں ہاں محبت کے جوش میں چند الفاظ نوک قلم ہیں۔

احب الصالحين ولست منهم
لعل الله يرزقني صلاحا

ناظرین! امید ہے کہ ان کے پڑھنے سے باقی حالات کو اسی پر قیاس کرلیں گے اور ان سے یہ بھی امید ہے کہ بخاری شریف جو امام صاحب کی محنتوں کا نتیجہ ہے اور بقول محمد بن احمد مروزی حضرت خاتم المرسلین کی کتاب ہے پر عمل پیرا ہو کر متبعین رسول ؐ کے زمرہ مطہرہ سے ہو جائیں گے۔ ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله۔

تجرید بخاری ہر دو حصہ مجلد۔ ترجمہ مع متن۔ صحیح بخاری کی تمام حدیثوں کا مجموعہ مع حذف اسانید۔ قیمت ۲؍۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

احراری اور قادیانی

پنجاب میں ایک جماعت اسلامیہ ہے جس کا نام احرار اسلام ہے۔ یہ جماعت عموماً ملکی اور مذہبی کاموں میں دخل دیا کرتی ہے اور بڑے حوصلے سے دخیل ہوتی ہے۔ تحریک کشمیر میں انہوں نے بڑا کام کیا تھا۔ چند دنوں سے ان کا رخ قادیانی قلعہ کی طرف ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ قادیانی قلعہ کا افسر (میاں محمود) اور قادیانی اخبارات احراری کا نام ورد زبان رکھتے ہیں۔ ہائے احرار نے ستایا! ہائے احرار نے مارا! یہی احرار مسجد شہید گنج لاہور کی وجہ سے آج کل خواص و عام کے مورد عتاب ہیں۔ پبلک ان پر آوازے کستی، ان کی تقریروں میں رخنہ انداز ہوتی ہے، منہ سے نا ملائم الفاظ کہتی ہے بلکہ ہاتھوں سے بھی ناشائستہ افعال کرتی ہے۔ جو بحکم تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ہمارے خیال میں بالکل معمولی بات ہے۔ اور جس وجہ سے پبلک احرار پر خفا ہے وہ وجہ ہمارے نزدیک بھی معقول ہے۔ مگر قادیانی اخبارات اور مبلغین اس کو زیادہ اہمیت دیکر اپنی کرامت کا اظہار کر رہے ہیں یہ بات ذرہ قابل غور ہے۔ ان کو تاریخ احمدیہ پر نظر کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کی تاریخ یاد کریں کہ ڈپٹی آتھم عیسائی کی میعاد موت گزرنے پر جب وہ زندہ رہا تو پبلک نے مرزا کے حق میں کیا کیا کہا۔ یاد نہ ہو تو اس زمانہ کے چند اشعار جو عام طور پر اشتہارات میں شائع ہوئے تھے سُن لیں ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

؎ غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت چھپا رہے تھے کتھا
تیرے مریدوں پہ محشر چھٹی ستمبر کی

ہم اس مخالفت اور بدگوئی کا نقشہ نہیں دکھا سکتے جس کا مظاہرہ چھٹی ستمبر ۱۸۹۵ء کو کیا گیا۔ یہ ہنگامہ ایک مقام پر نہ تھا، سارے ملک میں تھا۔ اغیار تو بازاروں میں اچھلتے کودتے پھرتے تھے اور مخلص احمدی حضرات (فدائیان مرزا) سر چھپائے گوشہ نشین تھے۔ ایسے دم بخود کہ کاٹو تو لہو نہیں بلاؤ تو جواب نہیں دیتے ؎

نہ چھیڑ اے نکہتِ باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ احرار کے خلاف اس وقت جو مظاہرہ ہے اس مظاہرہ کا عشر عشیر (سواں حصہ) بھی نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف ستمبر ۱۸۹۵ء میں یا اپریل ۱۹۱۲ء میں ہو چکا ہے۔ جب لودھانہ کے مباحثہ میں فریق مرزائی کو شکست ہوئی اور انہوں نے سو صد روپیہ بطور تاوان دیا۔ حالانکہ ان دونوں شکست خوردوں میں بڑا فرق ہے۔ احرار کوئی رسول نہیں، ملہم نہیں، مسیح نہیں، مہدی نہیں کہ ان کا دعویٰ مؤید من اللہ ہونے کا ہو۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تیری فتح ہوگی۔ فریق مخالف جو انسان کو خدا بنا رہا ہے پندرہ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا اس روز حق کی فتح ہوگی لنگڑے چلیں گے اندھے دیکھیں گے وغیرہ۔ اہل حق سے مراد مرزا صاحب کی ذات خاص تھی۔ اور اہل باطل سے مراد ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) اور اس کی پارٹی تھی جو اس پیشگوئی کے خاتمہ پر بڑے مزے سے اچھلتی پھرتی تھی اور اشعار گاتی تھی جن میں سے ایک دو یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح پہلا پہلوان اپنی شکست سے دل برداشتہ نہ ہوا تھا اسی طرح احرار بہادران بھی دل گردہ مضبوط کر کے یہ شعر ؎

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے

پڑھتے ہوئے میدان قادیان میں جا براجیں گے۔

نئے زمانہ کا انقلاب ہوتا رہتا ہے۔

گوشوارہ حساب آمد و خرچ
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

آمد ماہ حال

چندہ معرفت دفتر اہلحدیث دہلی	عسـ
سیٹھ داؤد بہار صاحب سورابیہ جاوا	عـہ
بابو غفور علی صاحب لدھیانہ	۶
بذریعہ مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی	عـہ
〃 مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی	عـہ
〃 مولوی عبد المجید صاحب واعظ اکبر آبادی مالدہی	للعـہ
〃 مولوی عبد الرحمٰن صاحب واعظ فرخنگری	لعـہ
〃 مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری	ہعہ
〃 مولوی رشید احمد صاحب واعظ گورگانوی	ے
〃 مولوی عبد المجید صاحب واعظ گورگانوی	سہ
〃 مولوی بیرام صاحب آنریری واعظ پشاوری	۶
〃 مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری	عہ
میزان آمد ماہ حال	۱۵۵

(۸۰۳)

(خرچ بہ تفصیل ذیل)

۳۳ مدارس متعلقہ اہل حدیث کانفرنس

(۱)	بنام مدرسہ اہل حدیث ہالا سندھ حیدر آباد	عـہ
(۲)	〃 مدرسہ 〃 قطب صوبہ دہلی	عـہ
(۳)	〃 مدرسہ 〃 باڑی علاقہ دھول پور	عـہ
(۴)	〃 مدرسہ 〃 بیگوڈ علاقہ اودے پور	عـہ
(۵)	〃 مدرسہ 〃 کھورت ریس تبت کشمیر	عـہ
(۶)	〃 مدرسہ 〃 خواری تبت کشمیر	معہ
(۷)	〃 مدرسہ 〃 بلغار	معہ

ahmadimuslim.de

(۸) بنام مدرسہ اہلحدیث کپورتھلہ اسٹیٹ معہ
(۹) " مدرسہ " رجیوہ ضلع گوڑگانوہ معہ
(۱۰) " مدرسہ " شکر گوا لیبار معہ
(۱۱) " مدرسہ " گھالتہ ضلع گورگانوہ معہ
(۱۲) " مدرسہ " شکراوہ ضلع گورگانوہ ــے
(۱۳) " مدرسہ " منڈولہ پہاڑ گنج دہلی ــے
(۱۴) " مدرسہ " سسولہ کلاں ضلع میرٹھ ہ
(۱۵) " مدرسہ " سیدپور " صہ
(۱۶) " مدرسہ " تبوڑی " صہ
(۱۷) " مدرسہ " رتن پور ضلع مراد آباد صہ
(۱۸) " مدرسہ " بسٹ پورہ ضلع گورکھپور صہ
(۱۹) " مدرسہ " بریوا نرائن پور پرتاب گڑھ صہ
(۲۰) " مدرسہ " ناگ پور سرکل عکہ صہ
(۲۱) " مدرسہ " لالپور ریاست رامپور صہ
(۲۲) " مدرسہ " گھاٹیڑا ضلع گورگانوہ صہ
(۲۳) " مدرسہ " جہٹانا " صہ
(۲۴) " مدرسہ " اوڑکی علاقہ بھرتپور صہ
(۲۵) " مدرسہ " لاڈمکا " صہ (۲۰۴)
(۲۶) " مدرسہ " دیواکری ریاست الور (امداد بند)
(۲۷) " مدرسہ " وڈور ضلع ڈیرہ غازیخان صہ
(۲۸) " مدرسہ " دیررسیرا ضلع مظفر گڈھ صہ
(۲۹) " مدرسہ " کوٹلی لہاراں ضلع سیالکوٹ صہ
(۳۰) " مدرسہ " بڑہ باڑی سلہٹ بنگال (امداد بند)
(۳۱) " مدرسہ " ردی فنتی ضلع سلہٹ (امداد بند)
(۳۲) " مدرسہ " کوسی ضلع گیا ــے
(۳۳) پیش امام مسجد کوچہ قابل عطار دہلی ــے
مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم مبارکپوری عیــہ ۴ر
مولوی خیر محمد صاحب نظامانی حیدرآباد سندھ عــہ

میزان ۲۳۵ /۸ ہ

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل خرچ
مولوی عبداللہ صاحب	صــہ	۶	معــہ ۹ر
مولوی عبدالرزاق "	دعــہ	ــے ۲ر	لعــہ ۲ر
مولوی شمس الدین "	دعــہ	ــے	مــعــہ
مولوی عبدالمجید "	عــہ	۳ر	عــہ ۳ر
مولوی عبدالرحمن "	صــہ	ــے ۱۳ر	دعــہ ۱۳ر
مولوی عبدالمجید "	ــے	للعــہ ۱۴ر	عــہ ۱۴ر
مولوی نصیرالدین	عــہ	۷ر ۱۰ر	لعــہ ۱۰ر
مولوی رشید احمد	عــہ	۶ر ۹ر	معــہ ۹ر
مولوی بہرام صاحب	-	-	-

میزان ۱۳۵ /۶ ۱۵

خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر - - - - ســہ
کرایہ دفتر - - - - - عــہ
ٹکٹ - - - - - - ۴ر
خاکروب - - - - - - ۳ر
میزان للعــہ - ۷ - ۴۳ روپے
میزان کل خرچ ۱۴ للعــہ کی ۲ الحــہ ۹ ۱۴ر

(رحیم اللہ فنانشل سیکرٹری اہل حدیث کانفرنس دہلی)

ہندوستان وبرہما میں فوجی اوبحری سرمایۂ امداد

ہندوستان وبرہما کا فوجی وبحری سرمایۂ اعانت ۱۹۲۳ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستانی فوج کے ان مصافی اور غیر مصافی جوانوں کو جو معذور الخدمت ہوگئے ہوں یا ایسے جوانوں کے لواحقین کو امداد دی جائے جو جنگ عظیم میں یا ہندوستان سے باہر یا سرحدی فوجی خدمت یا ہندوستان میں دیگر کارزاری مہموں کے دوران میں جاں بحق ہوگئے ہوں۔ سرمایہ مذکور میں سے بقدر آمدنی سال میں دو مرتبہ زراعانت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کا معتدبہ حصہ پنجاب کو ملتا ہے۔ گذشتہ تقسیم بابت نصف سال مختتمہ ۳۰۔ جون ۱۹۳۵ء پر پنجاب میں ۵۱۰۴۰ روپیہ بانٹا گیا۔ یہ امداد رہن شدہ زمین کو چھڑانے، قرضہ بیباق کرنے، مکانات کی مکرر تعمیر ومرمت، لڑکیوں کی شادی، دوکانیں کھولنے اور ہمچو قسم اغراض کے لئے دی گئی۔ لاہور ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

جاپان میں ہندوستانی طلبا

ٹیکنیکل تعلیم کے لئے وہاں جانے سے پیشتر مالی انتظام کرنا ضروری ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہز مجسٹی ملک معظم کے قنصل جنرل متعینہ کوبے جاپان نے حکومت ہند کو اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ایک دو سال سے چند ہندوستانی طلبا یا شاگرد تعلیم یا تربیت حاصل کرنے کی غرض سے جاپان گئے اور ان میں بہت کم اس امر سے واقف تھے کہ جاپان میں رہنے کے لئے کتنے روپیہ کی ضرورت ہے اور ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ روپیہ کی قلت کے باعث طلبا کے طرز زندگی کا ان کی تعلیم پر بُرا اثر پڑا ہے۔ بنابریں قنصل جنرل موصوف نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر ہندوستان میں مقامی حکام ٹکنیکل تعلیم کے واسطے عازمان جاپان کو یہ مشورہ دیں کہ وہ وہاں جانے سے پیشتر روپیہ کا بخوبی بندوبست کرلیں تو اس سے طرفین کو فائدہ پہنچیگا۔ (لاہور یکم اگست ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارب سٹادرڈ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ سائز ۲۰×۲۶/۸ ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ مرتبہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے (علیگ) بیرسٹرایٹ لاء کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

مسدس حالی۔ (مع حیات حالی) ہندوستان کے مشہور ومعروف قومی شاعر خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور شہرہ آفاق تصنیف۔ قیمت ۱۲ر

ہر دو کتب ملنے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وباء ہے تاہم

رجسٹرڈ تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ما تقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے

امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے
-/8/2 -/4/1 -/8/-

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں وصوکہ دیکر دکھ و تکلیف کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ **المشتہر** منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا ۲۳ لاہور امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ **لاہو ر**

سرمہ نور العین علا

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اُردو لغات فیروزی۔ اردو زبان کے تمام مستعمل الفاظ وغیرہ اور ان کے معنی۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپکو چاہئے کہ ہماری مشہور مرد لعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت صرف عہ فی ڈبہ محصول ۵ر۔ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

مومیائی ۱۵ ۴۴

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۲ ۱۲۔ پاؤ بھر ۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ (۸۰۵)

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں۔"

(۲۔ جولائی ۱۹۳۵ء)

جناب سید محمد محمود صاحب چشتی میرمنشی نوشہرہ۔ "اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی آپ سے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور بہا اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔" (۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا۔ "آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔"

(۲۳۔ جولائی ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۹/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۲۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوہے، ککرے، آنکھ جھپنی، پرانی لالی جالا، پھلی، پھڑا، ناخونہ، ایسے سخت امراض ہیں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

پتہ۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۷/۱۱

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ہے۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب سب جج صاحب بہادر مقام نواں شہر

نالش نمبر ۹۳، بابت ۱۹۳۵ء

لابھ سنگھ ولد میا ذات جٹ سکنہ سجادل پور پرگنہ نواں شہر مدعی۔ بنام فضل شاہ ولد چھجو ذات فقیر ساکن ستاوہ پرگنہ نواں شہر۔ مدعا علیہ۔

دعوےٰ ۵۸/۹/-

مقدمہ مندرجہ عنوان میں درخواست مدعی سے پایا جاتا ہے مسمی فضل شاہ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور روپوش ہو جاتا ہے۔ معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی مشکل ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۲ ۸/۳۵ بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہوکر اصالتاً پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کی نہ کریگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۳ ۷/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

تمام دنیا میں بےمثل ۴۲/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ضرورت ہے ۱/۱۲

سوال فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

دانت ۲/

نو ایجاد کرشمہ ایم۔ اے رجسٹرڈ

بین لیس ٹوتھ ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا واڑھ دانت بلا تکلیف اور نہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بےضرر ہے۔ اوزار سے خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کھیلا گیٹ اوجھیانی (بدایوں) یو۔ پی

شائقین عطریات و اہل حدیث حضرات ۴/۲

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا کمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲۔ عہ۔ عہ۔ ۸۔ ۔ عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۸۔ ۔ عہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ ۸۔ ۔ للعہ۔ عہ۔ ۔ عہ۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان (عربی)

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان میں سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی جدید تفسیر۔ قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کتب متعلقہ اہل حدیث

البرہان العجائب۔ (مصنفہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی) اس رسالہ میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر ایسے زبردست دلائل دیئے گئے ہیں کہ مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۴ر۔ **تحفہ اہل حدیث**۔ الموسوم بہ انکشاف جدید در تحقیق تقلید۔ مصنفہ مولوی ابو تراب محمد حسین صاحب ہزاروی۔ جس میں مسئلہ تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ امت محمدیہ میں شخص ابو حنیفہ نامی گزرے ہیں۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین۔ کتاب ہذا میں پچاس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے حضرات غیر المقلدین یعنی اہلحدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب ہذا نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، رزاعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ **اثبات التوحید**۔ یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قاضی مذکور نے جماعت اہل حدیث، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح، مولانا محمد اسماعیل شہید رح، مولانا رشید احمد گنگوہی رح نیز متعدد علماء دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن وحدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے تمام اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۶ر

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا عبد العزیز رحیم آبادی۔ اس کتاب میں "سیرت النعمان" کے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے ہیں جس کو خود علامہ شبلی نے تسلیم کیا۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۶ر

جمع الرسالتین۔ اس میں کھانا سامنے رکھ کر اور قبروں پر فاتحہ پڑھنے کی تردید عالمانہ طریق سے کی گئی ہے۔ نیز احادیث نبوی کا زمانہ نبوی میں کتابی صورت میں جمع ہو جانے کا بینظیر ثبوت دیا گیا ہے اور مسائل بھی زیر بحث ہیں۔ ۸ر

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد۔ مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بینظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی ومسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جانفشانیاں مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

الاثار المتبوعہ۔ رد اعلام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ مئوی۔ سائز ۲۲×۱۸/۳۲ ضخامت ۵۴ صفحات۔ قیمت ۴ر۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے۔ مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا۔ جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں۔ خدا بھلا کرے مولانا عبد اللہ صاحب کا کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحد ہی ہوگی۔ قابل دید ہے۔

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اردو۔ جس میں بارہوں مہینے کے خطبے از تالیفات مولانا اسماعیل شہید رح، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح درج ہیں۔ جو سراسر برکت ہی برکت ہیں۔ قیمت ۶ر **خطبہ دوازدہ ماہی** (عربی) جو کہ خاص عربی زبان میں ہے اور تمام عرب شریف میں پڑھا جاتا ہے۔ قیمت ۸ر۔

خطبات التوحید۔ مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب محدث دہلوی۔ قیمت ۱۰ر

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ۔ یہ کتاب خطبوں کا مجموعہ حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تصنیف ہے۔ کتاب کے دو کالم ہیں ایک میں اصل عربی لفظ ہیں۔ دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے۔ جمعوں عیدوں کے علاوہ استسقاء وغیرہ کے خطبے بھی درج ہیں۔ اس موضوع پر یہ کتاب خاص مفید ہے۔ (۸۴)

قیمت عہ روپے۔ **خطبات التوحید جدید**۔ مصنفہ مولانا ابو الحسن صاحب۔ ترمیم شدہ مولانا نور الحسن صاحب مع خطبات شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح و شاہ اسماعیل صاحب شہید رح۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ ۱۲ر

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کریمی۔ مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب امرتسری جس میں نماز کے تمام مسائل مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً وضو، غسل، تیمم، اذان، تسویہ الصفوف، رفع الیدین، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، جلسہ استراحت، رفع سبابہ، جمعہ، صلوٰۃ اللیل، وتر، نماز تراویح، نماز اشراق ضحیٰ، صلوٰۃ التسبیح، نماز حاجت، استخارہ، نماز کسوف خسوف، نماز استسقا، نماز استغفار، نماز خوف وغیرہ مفصل تحریر کئے گئے ہیں۔ عربی عبارتوں کے صحیح تراجم بھی دیئے ہیں۔ تاکہ معمولی لیاقت والے بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ (۸ر) **وعظ بینظیر**۔ بے بہا تالیف ہے اس میں حسب ذیل دس وعظ ہیں۔ فضائل بسم اللہ۔ فضائل درود شریف، معراج شریف۔ لقاء الٰہی۔ اعمال صالح، صدقہ فضائل، تقویٰ، رحمت الٰہی، اطاعت والدین، توکل، صورت وقلب وزینت۔ قیمت ۱۲ر **احسن المواعظ**۔ حصہ اول۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۴ر

تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

ولی اللہ۔ ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے اور نہ وہ بے شرع پیر فقیر جو اپنے تئیں خدا رسیدہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس مرتبہ علیا پر فائز ہو سکتے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ شریعت کا تازیانہ ہر ایک کے لئے یکساں ہے۔ قیمت ۵ر

قوالی۔ اس کتاب میں یہ مسئلہ ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے ایک مفصل بحث کی ہے۔ کتاب و سنت کے دلائل کی روشنی میں مسئلہ ہذا کو تشنہ توضیح نہیں رکھا۔ غرض یہ رسالہ صوفیائے باطل پرست کے لئے تازیانہ شریعت ہے جس کی زد سے ان کی رکیک حجتیں پارہ پارہ ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر۔ **تفسیر آیہ کریمہ**۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے جس میں سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد دعا یونس علیہ السلام (آیہ کریمہ) کے الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے؟ قیمت ۱۲ر **ائمہ اسلام**۔ اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت ۱۲ر

الوصیۃ الکبریٰ۔ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے سادہ، مختصر اور آسان صورت میں عام عقائد کا مجموعہ مرتب نہیں ہوا۔ قیمت ۴ر۔ **الوصیۃ الصغریٰ**۔ الوصیۃ الکبریٰ کی طرح یہ بھی نہایت جامع وصیت ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رضہ صحابی کو کی تھی۔ جس کا لب لباب تقویٰ، توبہ، استغفار، مکارم اخلاق، مداومت ذکر سعی فی الدین اور دعا وغیرہ کی تعلیم ہے۔ قیمت ۴ر

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں جو لفظ غاسق، وقب، وسواس، رب، ملک، الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلالات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ علاوہ اور مباحث کے جو سلسلہ تفسیر میں ضمناً آگئے ہیں آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت ۹ر **تفسیر سورہ اخلاص**۔ جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ اس کتاب کے رٹ کر جانے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ قیمت ۶ر **تفسیر سورۃ الکوثر**۔ ترجمہ از مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی۔ قیمت ۴ر

زیارت القبور (اردو مع متن عربی)۔ قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔ قبروں کی پرستش کرتے اور ہیں ان کی نذر ... ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۹ر

العقیدۃ الواسطیہ (اردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین پر دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

بندگی۔ ترجمہ رسالہ "العبودیت" اس کتاب میں آیت یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ کی نہایت جامع اور بسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶ر **مجذوب**۔ اس رسالہ میں شیخ الاسلام نے مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا نہیں چاہئے۔ قیمت ۴ر **درجات الیقین**۔ صوفیائے کرام کے مطالعہ کے لئے یہ کتاب ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ معرفت الٰہی کا گنجینہ اور قرآنی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۴ر **العروۃ الوثقیٰ**۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ ... اور کتاب و سنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت و دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

کتاب الوسیلہ۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اصل میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے، بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے نیز قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات، زیارت القبور، بدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر **رحلت مصطفیٰ**۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ ۱۲ر

اصحاب صفہ۔ محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے کہاں رہتے تھے یا مدینہ میں اور ان کی بسر اوقات کیونکر ہوتی تھی۔ قیمت ۱۰ر

صداقت رسول۔ ثابت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپکی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ایسی سیرت رکھنے والا نبی ہی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۴ر (ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر